Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 46

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

23/ذیقعدہ 1430 ہجری، 12/اخاء 1388 ہش 12/نومبر 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

خدام کو بطور خاص اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی عبادات کے معیار بڑھانے کی ضرورت ہے

اور اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ اپنے ماحول میں نیک نمونے قائم کریں اور اس کے لئے دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے اس کی مدد کے طلبگار رہوں

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ 2009ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

لندن
26-09-09

پیارے خدام واطفال!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ بھارت اپنے سالانہ اجتماع منعقد کر رہے ہیں۔ مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ ایسے بابرکت مواقع پر روحانی، تربیتی اور علمی موضوعات پر پرتاثیر تقریروں اور درسوں کا جو اہتمام کیا جاتا ہے انہیں غور سے سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماعات کو ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے اور آپ سب کو اس کی بے شمار برکات سے نوازے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جوانی کے زمانہ میں نیک کاموں کی بجا آوری اور خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول میں کوشاں رہنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

''ایک ہی زمانہ ہے......یعنی شباب کا جب انسان کوئی کام کرسکتا ہے کیونکہ اس وقت قویٰ میں نشونما ہوتا ہے اور طاقتیں آتی ہیں لیکن یہی زمانہ ہے جبکہ نفسِ امارہ ساتھ ہوتا ہے اور وہ اس پر مختلف رنگوں میں حملے کرتا ہے اور اپنے زیرِ اثر رکھنا چاہتا ہے یہی زمانہ ہے جو مؤاخذہ کا زمانہ ہے اور خاتمہ بالخیر کے لئے کچھ کرنے کے دن بھی یہی ہیں لیکن ایسی آفتوں میں گھرا ہوا ہے کہ اگر بڑی سعی نہ کی جاوے تو یہی زمانہ ہے جو جہنم میں لے جائے گا اور شقی بنادیگا۔ ہاں اگر عمدگی اور ہوشیاری اور پوری احتیاط کے ساتھ اس زمانہ کو بسر کیا جاوے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔

آخری زمانہ میں گو بڑھاپے کی وجہ سے سستی اور کاہلی ہوگی لیکن فرشتے اس وقت اس کے اعمال میں وہی لکھیں گے جو جوانی کے جذبات اور خیالات ہیں۔ جوانی میں اگر نیکیوں کی طرف مستعد اور خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا اس کے احکام کی تعمیل کرنے والا اور نواہی سے بچنے والا ہے تو بڑھاپے میں گو ان کے اعمال کی بجا آوری میں کسی قدر سستی بھی ہو جاوے لیکن اللہ تعالیٰ اسے معذور سمجھ کر ویسا ہی اجر دیتا ہے'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 198 تا 199)

پس خدام کو بطور خاص اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی عبادات کے معیار بڑھانے کی ضرورت ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ اپنے ماحول میں نیک نمونے قائم کریں اور اس کے لئے دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے اس کی مدد کے طلبگار رہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ذات پر دعاؤں کی قبولیت کا بارہا تجربہ کر کے اپنی جماعت کو بھی کامیابی کے اس راز سے باخبر کیا۔ آج ہمارے اطفال کو بھی اپنی چھوٹی عمروں سے دعاؤں کی عادت اپنانی چاہئے اور خدام کو بھی۔ یہ وہ ہتھیار ہے جو شیطانی حملوں سے بچاتا ہے اور خاتمہ بالخیر کی راہیں ہموار کرتا ہے۔ دعا سے خدا تعالیٰ کا قرب ملتا ہے اور اسی کی طاقت سے انشاء اللہ دیگر ادیان پر اسلام نے کل عالم پر غالب آنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔ دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیھم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا'' (ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 207)

پس یاد رکھیں کہ دور دراز کے سفر کر کے آپ جو یہاں جمع ہوئے ہیں تو اس بابرکت موقعہ سے بھرپور رنگ میں استفادہ کریں۔ آپ کا یہ سفر تبھی للّٰہی سفر ہوگا جب آپ اس وقت کو دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزاریں گے۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے اور اس کے دائمی فیوض وبرکات عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

118واں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 118 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء کی از راہِ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26، 27 اور 28/دسمبر 2009ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار منعقد ہوگا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اِس للّٰہی اور بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی و بابرکت ہونے کے لئے مسلسل دُعائیں جاری رکھیں۔

مجلس مشاورت: نیز 21 ویں مجلس مشاورت بھارت سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز منگل منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

موجودہ دور میں لَو میرج (Love Marriage) کا چلن اور اس کے مہلک اثرات

............(قسط:۳ آخری)............

گزشتہ گفتگو میں ہم موجودہ دور میں لَو میرج کی اصطلاح اور اس کے مہلک اثرات بالخصوص وہ اثرات جو لڑکیوں پر وارد ہوتے ہیں کے متعلق کسی قدر عرض کرر ہے تھے۔ہم نے بتایا تھا کہ لڑکیوں کی وہ شادی جو اسی کے ولی کے مشورہ سے سرانجام پاتی ہے اس شادی کی نسبت جو وہ از خود طے کرتی ہے بہتر رہتی ہے اور زندگی بھر کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے۔ہم نے اسلامی تعلیم کی روشنی میں عرض کیا تھا کہ ولی کا مشورہ عورت کو نیچا گرانے کیلئے یا اس کو بے عزت کرنے کیلئے نہیں ہے۔ یہ بلاوجہ کا اعتراض صرف ان لوگوں کا ہے جو بغیر تحقیق کے اسلامی تعلیم کو نشانۂ اعتراض بناتے ہیں حالانکہ ولی کا مشورہ لڑکی کی عزت وعصمت کی حفاظت کے ساتھ اس کے روشن مستقبل کا بھی ضامن ہوتا ہے۔

اب ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اگر اسلام کے نظریۂ شادی کو دیکھا جائے تو وہ ایک طرف تو شادی کو ضروری قرار دیتا ہے۔اور دوسری طرف ان لوگوں کو جو شادی کو چھوڑ کر رہبانیت کی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں، غلط قرار دیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شادی کرنا میری سنت ہے اور جو میری سنت سے انحراف کرے گا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ پس اسلام بعض دیگر مذاہب کی طرف رہبانیت کو پسند نہیں کرتا بلکہ فرماتا ہے کہ شادی تو ایک فطری جذبہ ہے۔اس فطری جذبہ کو دبانے سے معاشرے میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

دوسرے اسلام شادی کا وہ طریق سکھلاتا ہے جس سے مرد وعورت عفت وعصمت اور پاکدامنی کے قلعے کے اندر محفوظ ہوکر زندگی بھر کے لئے ایک دوسرے کے ممد ومعاون بنتے ہیں۔ پس حقیقت یہ ہے کہ حقیقی لَو میرج کی تعلیم تو اسلام ہی دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔ (الروم:۲۲)

ترجمہ: اور اس کے نشانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم انکی طرف تسکین (حاصل کرنے) کیلئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت ورحمت پیدا کردی یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔

پس یہ ہے لَو میرج جس کو اسلام بھی تسلیم کرتا ہے ورنہ موجودہ لَو میرج کی اصطلاح تو ہوس پرستی کی بنیاد پر ایسا دھوکہ ہے جو لڑکیوں کو کہیں کا نہیں چھوڑتی۔

اب ہم ذیل میں اسلامی شادی کے چند ایسے نکات بیان کرتے ہیں جو اس عمل کو مزید محفوظ و مامون بنا کر ایک نہایت حسین معاشرتی عمل میں تبدیل کر دیتے ہیں۔اس تعلق میں خاص طور پر ان آیات کو پیش کیا جاتا ہے جو نکاح کے وقت پڑھی جاتی ہیں۔پہلی آیت جو نکاح کے موقع پر پڑھی جاتی ہے۔

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۔

یعنی اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دیکر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رحمی رشتوں کے تقاضوں کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مرد وعورت کی پیدائش کو ایک جان سے ظاہر فرما کر مرد وعورت کے حقوق کی برابری کی نصیحت فرمائی ہے فرمایا تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر اس جوڑے سے ہی بکثرت مرد وعورت پیدا ہوئے۔اس لئے مرد وعورت میں پیدائش کے اعتبار سے جب کوئی فرق نہیں ہے تو پھر ان کے حقوق میں بھی فرق نہیں ہونا چاہئے۔اس لئے عورتوں پر ظلم کا خیال ہی دل سے نکال دو قبل ازیں جو لاعلمی میں ہوگیا۔اب زمانۂ اسلام کے بعد وہ جاری نہیں ہوسکتا پس نہ صرف میاں بیوی برابری کی سطح پر ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں اور اپنے فرائض ادا کریں بلکہ نکاح کے نتیجہ میں قائم ہونے والی رحمی رشتہ داریوں کا بھی برابری کی سطح پر خیال رکھیں۔

دوسری آیت جس کی نصیحت نکاح کے موقع پر کی جاتی ہے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔(سورۃ:الاحزاب:۷۲)

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ایسی بات اختیار کرو جو سچی ہو اور جس میں کسی قسم کا ٹیڑھا پن نہ ہو، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تمہارے سب کام درست کردے گا۔اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جو بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا تو سمجھو کہ اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی۔

دوسری نصیحت یہ کی گئی ہے کہ نکاح کے معاملے میں ہمیشہ سچ بولو اور سچ بھی ایسا جس میں کوئی بات چھپائی نہ گئی ہو ایسا سچ جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہ ہو ایسا سچ نہ ہو کہ جو بظاہر تو اُوپر سے سچ نظر آئے اور مخفی طور پر اس میں کچھ اور ہو پس اسلام کی عظیم الشان خوبی یہ ہے کہ وہ رشتوں کے معاملے میں نہ صرف سچ بولنے کا حکم دیتا ہے بلکہ ایسا سچ بولنے کا جس میں کسی قسم کا ٹیڑھا پن نہ ہو اور فرماتا ہے کہ اس میں تمہارے مستقبل کی کامیابی کا راز ہے۔

پھر نکاح کے موقع پر ایک نصیحت یہ فرمائی کہ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّاقَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔

یعنی اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور چاہئے کہ ہر نفس مستقبل کے بارے میں خوب دھیان رکھے کہ آئندہ کے لئے کیا آگے بھیجا ہے۔

یہ آیت دنیا وآخرت دونوں پر حاوی ہے اور اس میں سمجھایا گیا ہے کہ ہر شادی شدہ جوڑے کو ہر کام مستقبل کا خیال رکھ کر کرنا چاہئے اور دھیان رکھنا چاہئے کہ جو قدم وہ اُٹھا رہے ہیں اس سے ان کے اور ان کے بچوں کے مستقبل پر کیا اثر پڑے گا......؟ پس یہ ہے وہ مکمل لائحہ عمل جو نکاح کے متعلق اور رشتوں کے قیام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پیش فرمایا ہے۔آخر پر سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یوکے اور جرمنی میں اپنے مستورات سے خطاب میں بالخصوص احمدی لڑکیوں کو جو نصیحت فرمائی ہے جرمنی خطاب کے خلاصہ سے چند سطریں اس موقع پر پیش کی جاتی ہیں۔

فرمایا ایک مسلمان عورت کس قدر خوش نصیب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ایک مقام بیان فرمایا ہے۔جب بھی اللہ مومنوں کو ایمان میں مضبوطی اور نیک اعمال بجالانے پر انعام کا مستحق بیان فرماتا ہے تو یہ نہیں کہتا کہ عورت کو انعام نہیں ملے گا بلکہ مومنین کے ساتھ مومنات کو بھی شامل فرمایا ہے بعض جگہ واضح طور پر ذکر کر دیا ہے اور کہیں مرد کے ساتھ عورت کے ذکر کو شامل فرمادیا۔ یہ آیت جس کی ابھی تلاوت کی گئی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے مومن مرد کے ساتھ مومن عورت کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ جو بھی مومن مرد یا عورت نیک عمل کریں گے تو جتنا مرد کو ثواب ہوگا اتنا ہی عورت کو، اور کسی کو کچھ کم نہیں دیا جائے گا۔پس جہاں تک اسلام کی تعلیم کا سوال ہے اس میں مرد وعورت نیکی کے بجا لانے میں برابر ہیں اور برابر ثواب کے مستحق ہیں۔اسی طرح روزمرہ کے حقوق میں بھی عورت کو پورا پورا حق دیا گیا ہے یہاں تک کہ جب عربوں میں غلام اور لونڈیوں کا رواج تھا اس میں بھی حق قائم فرمائے ہیں جب تک غلامی کے خاتمے کا حکم نہیں آیا تھا اس سے پہلے کا واقعہ ہے کہ ایک صحابی نے کہا کہ ہمارے ایک بھائی نے ایک لونڈی کو منہ پر تھپڑ مارا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا اس کو آزاد کردو کیونکہ تم اپنے اس رویے کی وجہ سے اس قابل نہیں کہ اسے رکھ سکو۔حضور نے فرمایا اس کے مقابل پر بائبل کی کتاب خروج باب ۲۱ میں یوں درج ہے کہ اگر کوئی اپنے غلام یا لونڈی کو لاٹھیاں مارے اور وہ مرجائے تو اسے سزا دی جائے اور اگر وہ کچھ عرصہ جئے تو اس کو کوئی سزا نہیں، کیونکہ وہ اس کا مال ہے تو اسلام نے تو غلاموں اور لونڈیوں کے بھی انسانیت کے حقوق قائم فرمائے ہیں۔پس جب اسلام کی کامل شریعت میں غلاموں کے حقوق قائم کئے گئے تو کیا آزاد عورت کے حقوق قائم نہیں کئے گئے ہوں گے؟ اسلام نے تو عورت کو آزادی دلا کر برابری کا حق دلا دیا۔اس کے شرف کو قائم فرما دیا اور اس کو بلندیوں تک پہنچا دیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر موقعہ پر عورتوں کے حقوق کا خیال رکھا۔اللہ تعالیٰ ہم کو اسلام کی سنہری تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

(منیر احمد خادم)

اطلاع

جملہ عہدیداران واحباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل تقرریوں کا ارشاد صادر فرمایا ہے:۔

(1)......مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم، ناظر اصلاح وارشاد کے عہدہ پر اور ان کی جگہ مکرم مولانا محمد عمر صاحب کو ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقفِ عارضی مقرر فرمایا ہے۔

(2)......سال 2010-2011 دوسال کی ٹرم کیلئے مندرجہ ذیل صداران کے نئے انتخاب کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

☆......صدر مجلس انصاراللہ بھارت — مکرم قاری نواب احمد صاحب

☆......نائب صدر صفِ دوم مجلس انصاراللہ بھارت — مکرم شعیب احمد صاحب

☆......صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت — مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب

☆......صدر لجنہ اماءاللہ بھارت — مکرمہ بشریٰ پاشا صاحبہ

احباب جماعت ان تمام عہدیداران سے بھرپور تعاون کرتے رہیں اور دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کی منشاء مبارک کے مطابق خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

خطبہ جمعہ

صرف احمدیت قبول کر لینا ہی ہمارے لئے کافی نہیں بلکہ قرب الٰہی کے راستوں کی تلاش بھی ہم ہمیشہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی سچی محبت اور تڑپ ہمارے عملوں سے نظر آتی ہو۔

بہت دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ جب اس نے ہمیں زمانہ کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے تو ان معیاروں کے حصول کی بھی توفیق عطا فرمائے جو آپ اپنی جماعت سے چاہتے ہیں۔

تم اپنے آپ کو سنبھالو اور اپنی حالت کو درست کرو۔ تم کو کس نے داروغہ بنایا ہے جو تم لوگوں کے اعمال کی پڑتال کرتے پھرو۔

(جلسہ سالانہ جرمنی کا خطبہ جمعہ سے افتتاح اور افراد جماعت کو نہایت اہم نصائح)

مکرم طٰہٰ قزق صاحب آف اُردن کی وفات پر ان کے خصائل حمیدہ کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 14؍اگست 2009ء بمطابق 14؍ظہور 1388 ہجری شمسی بمقام مئی مارکیٹ۔ منہائیم (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

الحمدللہ آج جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ میرے اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ یہ جلسے بھی ایک خاص مقصد لئے ہوئے ہوتے ہیں جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریرات اور اشتہارات میں ذکر فرمایا ہے اور وہ باتیں یا مقاصد جن کے لئے آپؑ نے جلسے کا اہتمام فرمایا ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے۔ خدا تعالیٰ کی معرفت محض اس کے فضل سے بڑھے اور بڑھانے کی توفیق ملے۔ تیسرے یہ کہ آپس میں محبت، پیار، اخوت اور بھائی چارہ بڑھے اور چوتھے یہ کہ تبلیغی سرگرمیوں کی طرف توجہ پیدا ہو۔

پس آپ میں سے ہر ایک ان مقاصد کو سامنے رکھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل جو روحانی ماحول میسر آیا ہے اور اس ماحول کو پیدا کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ یہاں کے پروگرام ایسے بنائے جاتے ہیں کہ ماحول پیدا ہو۔ پروگراموں میں عبادات کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔ فرض نمازوں کے ساتھ تہجد کا بھی انتظام ہے تا کہ وہ جن کے لئے انفرادی طور پر تہجد پڑھنا مشکل ہے، اٹھنا مشکل ہے، اجتماعی تہجد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان تین دنوں میں اس میں شامل ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے عین ممکن ہے کہ وہ ان دنوں میں سنجیدگی سے دعائیں کریں تو بہت سوں کو پھر تہجد مستقل پڑھنے کی عادت بھی پڑ جائے۔ نوافل کی طرف توجہ پیدا ہو۔ ذکر الٰہی کی طرف توجہ پیدا ہو۔ کیونکہ ایک احمدی سے اس ماحول میں جو جلسے کا ماحول ہے یہ توقع کی جاتی ہے کہ ان دنوں میں جہاں وہ دینی باتیں سن کر دینی علم بہتر کرنے کی کوشش کرے، اپنی دینی اور روحانی حالت کو سنوارتے ہوئے خدا تعالیٰ کی معرفت میں بڑھنے کی کوشش کرے۔ اور خدا تعالیٰ کی معرفت میں بڑھنے کے لئے عبادات اور ذکر الٰہی بہت اہم ہیں۔ جب یہ ایک کوشش سے کی جائے تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے معرفت الٰہی میں ترقی کا باعث ہوتی ہے۔ پس یہ معرفت الٰہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے آپس میں محبت و پیار کی فضا بھی پیدا کرتی ہے۔ اس طرف توجہ دلاتی ہے اور ایک تڑپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے اور انسانیت کو اس سے فیضیاب کرنے کے لئے دعاؤں کی طرف بھی مائل کرتی ہے۔ یہ سب کچھ بیشک خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتا ہے لیکن اس کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں پہل کرتے ہوئے تمہاری حالتوں کو سنواروں گا بلکہ آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ہمیں خدا تعالیٰ کا یہی پیغام ملا ہے اور قرآن کریم میں بھی کہ تم ایک قدم آؤ میں دو قدم بڑھوں گا۔ تم چل کر آؤ میں دوڑ کر آؤں گا۔ (صحیح مسلم باب فضل الذکر والدعاء والتقرب الی اللّٰہ)

پس یہ قدم بڑھانے اور چل کر خدا تعالیٰ کی طرف جانے کے عمل ہمیں پہلے کرنے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی وسیع تر رحمت کی وجہ سے ہمارے اٹھنے والے قدموں کی گنتی کو کئی گنا بڑھا دے گا اور ہمارے چلنے کے فاصلوں کو جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے اور اس کا فضل چاہنے کے لئے طے کئے جا رہے ہیں اس طرح کم کر دے گا کہ اس دُوری اور بُعد کا احساس ہی ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہی بات آپ کو قرآن کریم میں بھی فرمائی ہے جیسا کہ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) یعنی وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کی اپنے راستوں کی طرف راہنمائی کریں گے۔ پس یہ ہے خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں کے لئے پیارا انداز۔ ایک تو اس کے اپنے بندوں پر عمومی انعامات اور احسانات ہیں ربّ ہونے کے ناطے اور رحمٰن ہونے کے ناطے۔ اور ایک وہ سلوک ہے جو خاص بندوں سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور جب اس سلوک سے حصہ پانے والے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں تو وہ انہیں اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جاتا ہے اور اپنے انعامات کی بارش ان پر برساتا چلا جاتا ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جب ہم یہاں اپنے دنیاوی دھندے چھوڑ کر جمع ہوتے ہیں، کاروباروں کو چھوڑ کر جمع ہوتے ہیں، ملازمتوں سے رخصتیں لے کر جمع ہوتے ہیں تو پھر خالص ہو کر اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرنے والے بن جائیں ورنہ ہمارا اس جلسے میں آنا محض دنیاوی اغراض کے لئے ہوگا اور اس بات سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سخت کراہت فرمائی ہے اور ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے اور جیسا کہ مَیں نے بتایا آپ کا مقصد تو ہمیں معرفت الٰہی میں ترقی دلوانا تھا۔ اپنی جماعت کے افراد کو ان معیاروں کی طرف راہنمائی کرنا اور لے جانا تھا جن کے نمونے آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ نے ہمارے سامنے قائم فرمائے۔

آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’بموجب تعلیم قرآن شریف ہمیں یہ امر یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اپنے کرم، رحم، لطف اور مہربانیوں کے صفات بیان کرتا ہے اور رحمٰن ہونا ظاہر کرتا ہے اور دوسری طرف فرماتا ہے کہ اَنْ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (النجم:40) اور وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) فرما کر اپنے فیض کو سعی اور مجاہدے پر منحصر فرماتا ہے۔ نیز اس میں صحابہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کا طرز عمل ہمارے واسطے ایک اسوہ حسنہ اور عمدہ نمونہ ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ:507۔ جدید ایڈیشن)۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ سورۃ العنکبوت آیت 70 جلد سوم صفحہ 632)

پھر آپؑ فرماتے ہیں ’’اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ نماز میں دعائیں مانگو۔ صدقات خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلہ سے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا میں شامل ہو جاؤ۔ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا، دوائی کھاتا، مسہل لیتا، خون نکلواتا، ٹکور کرواتا اور شفا حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کوشش کرو۔ صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدے کے جس

قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجالاؤ۔(ملفوظات جلد چہارم صفحہ:507-506۔ جدید ایڈیشن) (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ 633)

آپؑ فرماتے ہیں:''توبہ استغفار، وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے۔......... پوری کوشش سے اس کی راہ میں لگے رہو منزل مقصود تک پہنچ جاؤ گے''۔

پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ منزل مقصود تک پہنچنا ہی ہمارا مطمح نظر ہونا چاہئے اور ایک مومن کی منزل مقصود دنیاوی بڑائی اور مقام حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرنا ہے اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کرنا ہے اور انہیں ادا بھی کرنا ہے۔ہمیں اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے کی توفیق دے کر معرفت الٰہی حاصل کرنے کے لئے صراط مستقیم کی طرف راہنمائی فرمائی۔ ان راستوں کی طرف راہنمائی فرمائی جن پر چل کر آنحضرتﷺ کے صحابہؓ نے خدا تعالیٰ کا قرب پایا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنا مقصود بنایا۔اب یہ ہمارا کام ہے کہ جس کوشش کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرماتے ہوئے ہمیں یا ہمارے باپ دادا کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی آگے بڑھ کر ان راستوں پر چلنے کی بھی کوشش کریں اور یہی حقیقی شکر گزاری ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا مزید وارث بناتی چلی جائے گی۔

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے اپنی محبت کا ایک عجیب اظہار فرمایا ہے اور آنحضرتﷺ کی حدیث بھی اسی کی وضاحت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی طرف چل کر آنے پر دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے۔لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ لفظ استعمال فرمایا ہے کہ جَاھَدُوْا فِیْنَا ۔یہ الفاظ جو ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ پہلی کوشش بہر حال بندے نے کرنی ہے اور معمولی کوشش نہیں بلکہ بھرپور کوشش۔لفظ جَھَدَ کا مطلب ہے کہ نیکی کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ مستقل مزاجی سے اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر کوشش کرتے چلے جانا ہے۔مقصد کو حاصل کرنے کے لئے استقلال دکھانا اور برائی کے خلاف اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے بیزاری کا اظہار کرنا اور عملی قدم اٹھانا۔اب یہ باتیں کوئی معمولی باتیں نہیں ہیں۔انسان کہے کہ میں نے صحیح راستے پر چلنے کی کوشش کی تھی لیکن مجھے تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کا کوئی راستہ نہیں دکھایا۔ہدایت کے راستے کے لئے برائیوں سے بیزاری شرط ہے۔ہر طرح کی کوشش شرط ہے اور مستقل مزاجی شرط ہے۔جب یہ شرطیں پوری ہوں گی تو خدا تعالیٰ جس نے انسان کو برے اور بھلے کی تمیز بھی عطا فرمائی ہے۔اس کی آزادی بھی دی ہے اور شیطان کو بھی انسان کو ورغلانے کے لئے آزاد چھوڑ دیا۔فرماتا ہے کہ برائی اور دنیا داری میں بظاہر زیادہ آسائش اور چمک دمک نظر آنے اور شیطان کے اس کو خوبصورت کر کے دکھانے کے باوجود جب میرا بندہ میری طرف آنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے اور کرے گا تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ میں اس کو پھر آگ کے کنویں میں گرنے دوں۔یقیناً پھر میں اس کو آگ کے کنویں میں گرنے سے بچاؤں گا اور جب انسان یہ کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر ایک پیار کرنے والی ماں کی طرح دوڑتا ہوا آتا ہے اور اپنے بندے کو ایک بچے کی طرح اپنے سینے سے لگا لیتا ہے۔پس اگر کبھی اس تعلق میں کمی آتی ہے جو خدا اور بندے کا ہے تو بندے کی کوتاہی کی وجہ سے کمی آتی ہے۔اس ناخلف بچے کی وجہ سے آتی ہے جو اپنے ماں باپ کو ان کا مقام نہیں دیتا۔ورنہ ماں تو اپنے بچے کی ہر پکار پر بے چین ہو کر اس کی طرف دوڑتی ہے۔پس یہ انسان کا کام ہے کہ ناخلف بچے کی طرح نہ بنے۔اپنے آپ کو ہمیشہ کمزور اور ناتواں سمجھے اور کبھی اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی مدد سے مستغنی نہ سمجھے۔اصل غنی تو خدا تعالیٰ ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے۔تمام جہانوں کا رب ہے لیکن اس کے باوجود بندے کی پکار کی انتظار میں رہتا ہے کہ کب میرا بندہ مجھے پکارے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں۔

پس یہ ماحول جو ہمیں ملا ہے جس میں ہم آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ تین دن گزاریں گے اس میں ہر مرد، عورت جوان اور بوڑھا اپنے جائزے لیتے ہوئے خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگے اور کوشش کرے کہ خدا تعالیٰ مجھے ہمیشہ ایک کوشش کے ساتھ اپنے راستوں پر چلتے رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔جب تمام دعائیں ایک مقصد کے لئے یکجا ہو کر آسمان کو پہنچتی ہیں اور مقصد بھی وہ جس کے حصول کے لئے خود خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو توجہ دلائی ہے تو پھر یقیناً یہ دعائیں اور کوششیں بارگاہ الٰہی میں قبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔پس جیسا کہ جَھَدَ کے معنی میں میں نے بتایا تھا کہ تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ نیکیوں کو اختیار کرتے ہوئے اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتے ہوئے انتہائی کوشش کے ساتھ ان برائیوں کو ترک کرتے ہوئے جب ہم دعا کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے بھی ہم دیکھیں گے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ صرف احمدیت قبول کر لینا ہی ہمارے لئے کافی نہیں بلکہ قرب الٰہی کے راستوں کی تلاش بھی ہم ہمیشہ جاری رکھیں اور ہمارے پیش نظر ہو۔اللہ تعالیٰ کی سچی محبت اور تڑپ ہمارے عملوں سے نظر آتی ہو۔ہمیشہ ہم اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ہمارا ہر نیک عمل دوسرے نیک عمل کی طرف لے جانے والا ہو۔اگر ہم نیک نیتی سے صدقہ دینے والے ہوں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی نمازوں کی طرف بھی توجہ دینے والے ہوں گے۔روزے کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں گے لوگوں سے ہمدردی کرنے والے بھی ہوں گے۔لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کرنے والے بھی ہوں گے۔اپنے رشتوں کے حق ادا کرنے والے بھی ہوں گے۔بیوی خاوند کے اور خاوند بیوی کے جذبات کا احترام کرنے والا بھی ہوگا۔امانتوں کے حق ادا کرنے والے بھی ہوں گے۔نہ کہ دھوکے سے ایک دوسرے کا مال کھانے والے۔

پس ایک نیکی کی کوشش جب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ نیکی پھر آگے بچے دیتی چلی جاتی ہے، جو خدا تعالیٰ کی خاطر روزے میں بھوکا رہتا ہے تاکہ اس کی رضا حاصل کرے اس سے کس طرح توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرض عبادات اور نمازیں وغیرہ جو ہیں ان کو ادا نہیں کرے گا؟ اور اس کی تمام شرائط کے ساتھ نمازوں کو ادا کرنے کی طرف اس کی توجہ نہیں ہوگی۔جو اپنا مال خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربان کرتا ہے۔یہ کبھی ہو نہیں سکتا کہ وہ دھوکے سے دوسروں کا مال کھائے۔اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے جاری کردہ نظام وصیت میں کوئی شامل ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے شامل ہے تو ایسا شخص پھر مسلسل اس کوشش میں رہے گا اور رہنا چاہئے کہ وہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے تمام حق جو ہیں وہ فرائض اور نوافل کی صورت میں ادا کرے اور بندوں کے تمام حقوق بھی فرائض اور نوافل کی صورت میں ادا کرے۔

پس یہ وہ اصل جہاد ہے جو جب مستقل مزاجی سے کیا جائے، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے کیا جائے تو ایک کے بعد دوسری نیکی کی طرف متوجہ کرتا چلا جاتا ہے یا دوسرے لفظوں میں خدا تعالیٰ پھر خود اپنی طرف آنے کے لئے راستے اسے دکھاتا چلا جاتا ہے اور ایک منزل کے بعد دوسری منزل کی طرف جانے کی طرف اللہ تعالیٰ پھر راہنمائی فرماتا رہتا ہے۔لیکن اس کے لئے عبادات بھی ضروری ہیں، استغفار بھی ضروری ہے، ذکر الٰہی بھی ضروری ہے۔کمزوریوں کو ڈھانپے جانے کے لئے مستقل دعاؤں کی ضرورت ہے۔مستقل اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ توبہ، استغفار وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کو پانے کا ذریعہ ہے۔ان دنوں میں اس طرف بھی خاص توجہ دیں۔

استغفار کی حقیقت اور اہمیت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقے کے اندر لے لے۔یہ لفظ غَفَرَ سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔سو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مُسْتَغْفِر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنی اور بھی وسیع کئے گئے ہیں۔اور یہ بھی مراد کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہو ڈھانک لے۔لیکن اصل اور حقیقی معنی یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے۔کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قویٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بھی ہے۔یعنی جو کچھ بنایا ہے اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے۔پس جبکہ خدا کا نام قیوم بھی ہے یعنی اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا۔اس لئے انسان کے لئے لازم ہے کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعے بگڑنے سے بچاوے۔........ پس انسان کے لئے یہ ایک طبعی ضرورت تھی جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے''۔

فرمایا ''جب انسان پیدا ہوگیا تو خالقیت کا کام تو پورا ہوگیا مگر قیومیت کا کام ہمیشہ کے لئے ہے۔اس لئے دائمی استغفار کی ضرورت پیش آئی''۔ (مرزا غلام احمد اپنی تحریروں کی رو سے صفحہ 667-668)

پس یہ ہے استغفار کی وہ گہری حکمت جس کو پیش نظر رکھ کر ہمیں استغفار کرنی چاہئے۔انسان کمزور ہے اپنی طاقت سے برائیوں سے بچ نہیں سکتا اور نفس امارہ بعض دفعہ انسان پر غالب آجاتا ہے۔امارہ کہتے ہیں جو بدی کی طرف رغبت دلانے والا ہو۔سرکشی اور بغاوت پر آمادہ کرنے والا ہو۔انسان کے نفس کے اندر یہ شیطان اٹھتا رہتا ہے۔پس اس سرکشی سے اس بغاوت اور برائی سے تبھی بچا جاسکتا ہے جب بار بار خدا تعالیٰ کو انسان پکارے۔شیطان نے خدا تعالیٰ کو کہا تھا کہ میں ہر راستے سے تیرے بندوں کو ورغلانے اور انہیں برائیوں کی طرف مائل کرنے کے لئے آؤں گا۔اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا تھا کہ جو میرے خالص بندے ہیں وہ کبھی تیرے بہکاوے میں نہیں آئیں گے۔پس شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے انسان کو بڑی کوشش کرنی چاہئے۔شیطان نے انسان کو بڑی بڑی امیدیں دلا کر ورغلانے کی کوششیں کی ہیں اور کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے استغفار کا ذریعہ ہمارے سامنے رکھا ہے اور یہ وعدہ فرمایا ہے کہ جو کوشش کریں گے ان کو میں ہدایت کے راستے دکھاؤں گا اور جیسا کہ میں پہلے بھی ذکر کر آیا ہوں یہ مستقل مزاجی سے کوشش ہے۔اگر شیطان ہر راستے پر ورغلانے کے لئے بیٹھا ہے تو خدا تعالیٰ کا بھی وعدہ ہے کہ جو ایک کوشش سے میری طرف آئیں گے۔لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ہم انہیں اپنے راستے کی طرف ہدایت دیں گے۔پس استغفار بھی خالص ہو کر مستقل مزاجی سے کی جائے اللہ تعالیٰ سے برائیوں کے خلاف طاقت حاصل کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔خوش قسمت ہیں وہ جو اس اصل کو سمجھیں اور اس روحانی ماحول میں فائدہ اٹھاتے ہوئے اس روحانی ماحول سے اپنے نفسوں کو

جائزے لیتے ہوئے اپنی تمام روحانی اور اخلاقی برائیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں اور ان کے دل میں ایک درد ہو، ایک تڑپ ہو اور کوشش کے ساتھ خدا تعالیٰ سے اس کی طاقت چاہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کی یہ بھی خوبصورتی ہے کہ ہر ہر لفظ اپنے اندر حکمت لئے ہوئے ہوتا ہے۔ مثلاً فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو۔ اب انسان تو کمزور ہے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ اس میں بشری کمزوری نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اگر کوئی انسان کامل پیدا کیا ہے تو ایک ہی انسان کامل تھا جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت رسول اللہ ﷺ تھے۔ بشری کمزوریاں بیشک انسان میں رہتی ہیں لیکن استغفار کا فائدہ یہ ہے کہ وہ ظاہر نہ ہوں۔ کبھی ایسی حالت نہ آئے جو ان کو ظاہر کرنے والی ہو۔ اگر کبھی ایسی حالت آتی ہے تو فوراً استغفار کی وجہ سے خدا تعالیٰ وہ طاقت عطا فرمائے کہ اس کا اظہار نہ ہو سکے۔ مثلاً غصہ ہے جب بہت سارے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں بعض واقعات ایسے ہو جاتے ہیں۔ انسان کے اندر اس کا مادہ بھی ہے اور جب کوئی ایسی حالت جو کسی شخص کے لئے ناپسندیدہ ہو تو غصہ کی صورت میں اس کا اظہار ہوتا ہے لیکن جب استغفار کی ڈھال کے اندر ایک انسان رہ رہا ہو تو بے محل غصہ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر انسان کو جائز غصہ آئے گا بھی تو وہ مغلوب الغضب ہو کر نہیں آئے گا بلکہ اصلاح کے لئے آئے گا۔ پھر اور بھی بہت سی بشری کمزوریاں ہیں جو ہر ایک کی طبیعت کے لحاظ سے کسی میں کم اور کسی میں زیادہ ہیں۔ لیکن اگر اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی خواہش ہوگی اور اس کے لئے کوشش ہوگی تو اللہ تعالیٰ برائیوں کو دور کرنے اور ان کے بدنتائج سے پھر انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔ جو اصل انسانی فطرت ہے وہ نیکی کی طرف لے جانے والی ہے۔ نیک فطرت ہے اور یہ فطرت وہ ہے جس کے بارے میں حدیث میں آتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ نیک فطرت پیدا ہوتا ہے اور بڑے ہونے تک وہ جس ماحول میں رہ رہا ہوتا ہے اس کا ماحول اسے وہ بناتا ہے جو نظر آ رہا ہوتا ہے۔ پس استغفار اس نیک فطرت کو بھی ابھارتی ہے اور بدی کو اس طرح دبا دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور طاقت سے اس کا اظہار نہیں ہوتا اور پھر اس کو یعنی نیکیوں کو مستقلاً اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے بھی استغفار کی ضرورت ہے۔

پس ان دنوں میں جیسا کہ مَیں نے کہا اپنے جائزے لیں اور بہت دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ جب اس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے تو ان معیاروں کے حصول کی بھی توفیق عطا فرمائے جو آپ اپنی جماعت سے چاہتے ہیں۔ صرف دنیاداری اور دنیاوی چیزوں میں آگے بڑھنا ہمارا مقصود نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا اور نیکیوں میں سبقت لے جانا ہمارا مقصود ہو۔ کسی کی دولت دیکھ کر زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی خواہش نہ ہو۔ اگر دولت کمانے کی خواہش ہو تو وہ بھی اس لئے کہ دین کی خاطر اسے خرچ کروں اور کسی کو اگر کوئی خواہش ہو دلی درد کے ساتھ تو کسی کو نیکیوں میں آگے بڑھتا ہوا دیکھ کر نیکیوں میں آگے بڑھنے کی خواہش ہو اور تڑپ ہو اور اس کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد اور طاقت مانگنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان دنوں کے نیک اثرات ہر ایک میں پیدا فرمائے۔

کارکنان ہیں تو وہ بھی چلتے پھرتے، کام کرتے، ذکرِ الٰہی اور استغفار کرتے رہیں اور اس بات پر خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے جن سے حسن سلوک اور حسن خُلق سے پیش آنا ان کا فرض ہے۔ اور یہ اس لئے بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی اپنے مسیح و مہدی کو فرمایا تھا اور آج یہ ہماری ذمہ داری بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب فرمایا تھا کہ یَاْ تُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کہ کثرت سے لوگ آئیں گے اور ایسے راستوں سے آئیں گے جو اُن کے چلنے سے گہرے ہو جائیں گے۔ تو آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بھی فرمایا ہے کہ لوگوں کی کثرت دیکھ کر پریشان نہ ہو جانا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوش خلقی کی تلقین فرمائی۔ پس جو کارکنان ہیں، ہمارے میں سے کام کرنے والے ہیں، ہمارا بھی یہ کام ہے کہ ان دور دراز سے آنے والے مہمانوں کی انتہائی خوش خُلقی کے ساتھ خدمت کریں۔ اور پھر کارکنوں کے لئے دوسری خوشی کی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے ساتھ ساتھ وہ روحانی ماحول بھی انہیں میسر ہے جو اپنے نفسوں کو پاک کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

اور جو آنے والے مہمان ہیں وہ اگر سوچیں تو ان کے لئے بھی دوہری خوشی ہے۔ اس کے لئے پھر انہیں خدا تعالیٰ کے آگے شکر کے جذبات سے سر جھکانے والا بننا چاہئے۔ ایک خوشی تو یہ ہے کہ ہم ان لوگوں میں شامل ہوئے جو اس الہام کو پورا کرنے والے بنے کہ یَاْ تِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اور دوسرے دور دراز کے سفر کر کے آنے کی وجہ سے اور اس جلسے میں شامل ہونے کی وجہ سے ان دعاؤں سے فیض پانے والے بھی بنے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شاملین جلسہ کے لئے کی ہیں۔ پس جن لوگوں کے آنے کا الہام میں ذکر ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے آپ کے پاس آتے تھے یا آئے تھے۔ اگر یہ بات ہر ایک اپنے ذہن میں رکھے تو ہر احمدی دوسرے کے لئے محبت اور مؤدت کا اظہار کرنے والا بن جائے اور عبادت گزار بننے کی کوشش کرنے والا بن جائے۔ عبادتوں کی طرف رغبت پیدا ہو۔ عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اور پھر جب استغفار کے ساتھ، دعاؤں کے ساتھ اس کو قائم رکھنے کے لئے مستقل کوشش ہو رہی ہوگی تو اللہ تعالیٰ ان کمزوریوں کو بھی دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ جس کی وجہ سے آپس کے تعلقات متاثر ہو رہے ہیں، عہدیداروں کو افراد جماعت سے اور افراد جماعت کو عہدیداروں سے شکایات پیدا ہو رہی ہیں یا ہوتی رہتی ہیں۔ پس اگر خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے حصول کے لئے اس جلسہ میں شامل ہوتے ہیں تو ان توقعات پر پورا اترنے کی ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے توقع فرمائی ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور اس پر کاربند ہونا چاہئے اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی سے ایک پاک نمونہ پیدا کر کے دکھاوے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ:605-604۔جدید ایڈیشن)

فرمایا: ’’معاہدہ کر کے جان بوجھ کر اور سوچ سمجھ کر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم ۔ صفحہ605۔ جدید ایڈیشن)

پھر فرماتے ہیں ’’جماعت کے افراد کی کمزوری یا برے نمونے کا اثر ہم پر پڑتا ہے اور لوگوں کو خواہ مخواہ اعتراض کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ پس اس واسطے ہماری طرف سے تو یہی نصیحت ہے کہ اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ:456۔جدید ایڈیشن)

فرمایا ’’اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہے جو بہت توبہ کرتا ہے، توبہ نہ کرنے والا گناہ کی طرف جھکتا ہے اور گناہ آہستہ آہستہ کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ تمہارا کام یہ ہے کہ کوئی مابہ الامتیاز بھی تو پیدا کرو۔ تم میں اور تمہارے غیروں میں اگر کوئی فرق پایا جاوے گا تو جب ہی خدا بھی نصرت کرے گا‘‘۔

(ملفوظات جلدپنجم صفحہ:606۔ جدیدایڈیشن)

فرماتے ہیں ’’تمہاری بیعت کا اقرار اگر زبان تک محدود رہا تو یہ بیعت کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی۔ چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں‘‘۔

(ملفوظات جلدپنجم صفحہ:272 ۔جدیدایڈیشن)

پھر فرمایا ’’پس ضروری ہے کہ جو اقرار کیا جاتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اس اقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو۔ (ذہنوں میں سوچتے رہو) اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کا عمدہ نمونہ پیش کرو‘‘۔

(ملفوظات جلدپنجم صفحہ:605۔جدیدایڈیشن)

پھر فرماتے ہیں ’’ایک طرف وعظ و نصیحت سنی جاتی ہے اور دل میں تقویٰ حاصل کرنے کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے‘‘۔ جتنی دیر جلسہ میں رہتے ہیں بعض لوگوں کو بڑا جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ فرماتے ہیں ’’اور دل میں تقویٰ حاصل کرنے کے لئے بڑا جوش پیدا ہوتا ہے۔ مگر پھر غفلت ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو یہ بات بہت یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں نہ بھلایا جاوے ہر وقت اسی سے مدد مانگتے رہنا چاہئے‘‘۔

ملفوظات جلدپنجم صفحہ:279۔جدیدایڈیشن)

کسی احمدی کی برائیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کسی نے پوچھا کہ کیا اسے احمدی کہنا چاہئے یا کافر کہنا چاہئے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ’’تم اپنے آپ کو سنبھالو اور اپنی حالت کو درست کرو۔ ہر ایک کا معاملہ خدا کے ساتھ الگ ہے۔ تم کو کس نے داروغہ بنایا ہے جو تم لوگوں کے اعمال کی پڑتال کرتے پھرو اور ان پر کفر یا ایمان کا فتویٰ لگاتے پھرو۔ مومن کا کام نہیں کہ بے فائدہ لوگوں کے پیچھے پڑتا رہے۔‘‘ (ملفوظات جلدپنجم صفحہ:532-531۔جدیدایڈیشن)

پس نیکیوں کو پھیلانے کی یہی اصل ہے کہ ہر ایک اپنے جائزے لے کر نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کرے اور یہی چیز ہے جو جماعت کے تقویٰ کے معیار کو بڑھائے گی۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی کمزور ہو تو اس کے حق میں برا بولنے میں جلد بازی نہ کرو‘‘۔

اس بارہ میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ آپؑ نے ایک دفعہ فرمایا کہ پہلے چالیس دن دعا کرو۔ پھر اصلاح کی غرض سے اس کے سامنے اس کا ذکر کرو اور لوگوں میں پھیلانے کی بجائے وہاں بات پہنچاؤ جہاں اس کی اصلاح ہو سکے۔

’’پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں: ’’ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہئے کہ دشمن پکار اٹھیں کہ گو یہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہیں ہم سے اچھے۔ اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی، خدا ترسی، اتقاء کے قائل ہو جائیں‘‘۔ (ملفوظات جلدپنجم صفحہ:271۔جدیدایڈیشن)

فرمایا ’’یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نظر جذرِ قلب تک پہنچتی ہے‘‘۔ اصلی حالت جو دل کی ہے اس کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ ’’پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا انسان کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے جب وہ دل و جان سے کلمہ یا استغفار نہ پڑھے۔ بعض لوگ زبان سے استغفر اللہ کرتے جاتے ہیں۔ مگر نہیں سمجھتے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ مطلب تو یہ ہے کہ پچھلے گناہوں کی معافی خلوص دل سے چاہی جائے اور

آئندہ کے لئے گناہوں سے باز رہنے کا عہد باندھا جائے اور ساتھ ہی اس کے فضل اور امداد کی درخواست کی جائے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ:271۔جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ نصائح جو آپؑ نے جماعت کو کیں جن میں سے کچھ مَیں نے آپ کے سامنے پیش کی ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے ہر احمدی اگر اپنے جائزے لے کہ میں کس حد تک ان پر پورا اترتا ہوں تو یقیناً یہ اصلاح نفس کا باعث بنے گا۔ ہمیں ان برکات سے فیضیاب کرنے والا بنائے گا جن کے حصول کی خواہش کے لئے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے گا کہ ہم پھر اس کے فضلوں کو جذب کرتے چلے جائیں گے۔ اللہ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے عہد بیعت کو ہمیشہ نبھانے والے بنیں اور اس کے نتیجہ میں آپ علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بنتے رہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بنیں۔ دنیا کی چمک دمک اور ہماری نفسانی اغراض کبھی ہمیں ان برکات سے محروم نہ کریں اور نہ کرنے والی بنیں جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے حقیقی رنگ میں وابستہ رہنے والوں کے لئے مقدر فرمائی ہیں۔

جلسہ کے ان دنوں میں جہاں اپنے لئے دعا کریں وہاں اپنے ان بھائیوں کے لئے بھی دعا کریں، ان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں جو پاکستان یا دنیا کے کسی بھی ملک میں احمدیت کی وجہ سے مخالفین کی سختیوں اور دشمنیوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ آجکل ان میں پاکستان میں تو جو شدت ہے وہ ہے۔ اس کے علاوہ ملائشیا میں بھی احمدیوں کے خلاف کافی محاذ ہے۔ حکومت کافی سرگرم ہے۔ اور آج ملائشیا کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے۔ باوجود ساری پابندیوں کے بڑے مشکل حالات میں اپنا جلسہ بھی منعقد کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا بھی جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور کسی بھی قسم کی مشکل ان کو درپیش نہ ہو اور دشمن کے ہر حیلے اور حملے سے وہ محفوظ رہیں۔

آپ میں سے ہر ایک ہمیشہ یاد رکھے کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کے فضل جو مالی کشائش اور ذہنی سکون کی صورت میں ہیں یا آپ کسی بھی طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہیں یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کی برکت کی وجہ سے ہے۔ اس لئے ہمیشہ اپنے عہد بیعت کو وفا اور اخلاص سے نبھاتے چلے جائیں اور اپنی نسلوں کے ذہنوں میں بھی یہ بات راسخ کر دیں کہ آج تم جو کچھ بھی ہو جماعت کی وجہ سے ہو اس لئے جماعت اور خلافت سے کبھی اپنے تعلق کو کمزور نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بعض ایک دو انتظامی باتیں بھی مَیں کہہ دیتا ہوں۔ آج کل جو دنیا کے حالات ہیں وہ ہر جگہ ہیں۔ گو سیکیورٹی کا انتظام یہاں اس طرح تو نہیں کیا گیا جس طرح یو۔کے کے جلسہ سالانہ پر کیا گیا تھا۔ لیکن ہر احمدی جو ہے وہ محتاط ہو۔ ایک دوسرے کو اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے کو چیک کرے۔ اسی طرح یہاں جو گیٹ پر سیکیورٹی ہے ان کو بھی چیک کرنا چاہئے۔ نظر رکھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہر ایک کو ہر قسم کی تکلیف اور پریشانی سے محفوظ رکھے۔

اسی طرح سوائن فلو آج کل یورپ میں بھی پھیلا ہوا ہے۔ امیر صاحب نے کہا ہے یہاں قانون کی وجہ سے اس طرح دوائی نہیں دی جاسکتی جس طرح انگلستان کے جلسے میں، برطانیہ کے جلسے میں ہر ایک کو ہم نے دی تھی لیکن کسی کو اگر شک ہو تو ہومیو پیتھ یہاں آئے ہیں ان سے بھی دوائی لے سکتے ہیں اور ان کو فوری طور پر ہسپتال سے بھی رجوع کرنا چاہئے۔

اور اس وقت ایک افسوسناک خبر بھی ہے۔ ہمارے بہت پیارے مخلص اور وفا شعار دوست مکرم طٰہٰ قزق صاحب جو اُردن سے تعلق رکھتے تھے۔ دو دن پہلے ان کی وفات ہوگئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ طٰہٰ قزق صاحب حیفا کی معروف قزق فیملی سے تعلق رکھنے والے تھے۔ ان کے والد حیفا میں دوسرے احمدی تھے جبکہ ان سے قبل رُشدی بُسطی صاحب احمدی ہو چکے تھے۔ یہیں سے پھر احمدیت قریب کی بستی کبابیر میں پھیلی اور 1928ء میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس وہاں پہلے مبلغ تھے۔

طٰہٰ قزق صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میرے والد احمدی ہوئے تو مَیں ابھی چھوٹا ہی تھا۔ والد صاحب کی بہت مخالفت ہوئی تھی اور مولویوں کے کہنے پر بچے ان کو ٹماٹر اور گندے مالٹے مارا کرتے تھے۔ کہتے ہیں ایک بار مخالفین نے والد صاحب کو اتنا مارا کہ وہ بیہوش ہوگئے۔ مولوی لوگ کہا کرتے تھے کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے قرآن بدل دیا ہے۔ قبلہ بدل دیا ہے۔ تو یہ کہتے ہیں میں چھپ کر والد صاحب کو دیکھا کرتا تھا کہ کیا واقعی انہوں نے قرآن اور قبلہ بدل دیا ہے؟ مگر مَیں دیکھتا تھا کہ والد صاحب اسی طرح قرآن کی تلاوت کرتے ہیں جیسی پہلے کیا کرتے تھے اور اسی قرآن کی تلاوت کرتے تھے جس قرآن کی پہلے کیا کرتے تھے۔ اسی طرح خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں جس طرح پہلے پڑھا کرتے تھے۔ تو مَیں اس بات پر بچپن میں مولویوں کے جھوٹ پر حیران ہوا کرتا تھا کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں اور اس بات پر میرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان مضبوط ہوتا چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالفت بھی بچوں کے ایمان مضبوط کرتی رہی اور آج بھی کر رہی ہے۔

طٰہٰ قزق صاحب کے جو والد تھے انہوں نے ایک خواب کی بنا پر بیعت کی تھی۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کا ایک فوت شدہ رشتہ دار انہیں خواب میں کہتا ہے کہ اے حاجی محمد جلدی کر و احمدیوں نے مدینہ منورہ کو فتح کر لیا ہے۔ چنانچہ اگلے روز انہوں نے حضرت شمس صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور طٰہٰ قزق صاحب خود بھی اخلاص میں بہت بڑھتے چلے گئے اور 70ء کی دہائی میں انہوں نے جلسہ پر ربوہ آنا شروع کیا اور باقاعدگی سے جب تک ربوہ کے جلسے ہوتے رہے وہاں آتے رہے۔ اس کے بعد یہاں کے جلسوں پر آتے رہے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جب ہجرت کر کے لندن آئے ہیں تو اگلے روز ہی وہ پہنچ گئے تھے۔ خلافت سے بڑا وفا کا تعلق تھا۔ ان کے ہر عمل سے اس کا اظہار ہوتا تھا۔ جب بھی وہ ملتے تھے تو ان سے ایک فدائیت ٹپک رہی ہوتی تھی۔ دو سال تک آتے رہے ہیں۔ اللہ کے فضل سے 1/8 حصے کے موصی تھے اور وہاں جماعت کے حالات کیونکہ ایسے ہیں تو ان کو ڈر تھا کہ وصیت کی ادائیگی میں مشکلات آسکتی ہیں اس لئے بڑی فراخ دلی سے جماعت کی مالی امداد اور ذرائع سے کرتے رہتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جب تفسیر کبیر کے عربی ترجمہ کا منصوبہ شروع کیا ان کی زندگی میں دو جلدیں چھپی تھیں۔ اب گزشتہ چھ سال میں آٹھ چھپ گئی ہیں اور نویں بھی تیار ہو رہی ہے تو انہوں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں اس ترجمہ کا سارا خرچ دوں گا اور اب تک ان کے خرچ سے یہ شائع ہو رہی ہے۔ ان کا گھر جو تھا وہ جماعت کا بڑا مرکز تھا۔ مرکزی نمائندگان اور مبلغین کی بڑی عزت اور احترام کیا کرتے تھے۔

گزشتہ چند ماہ سے زیادہ بیماری آگئی تھی، بیہوشی کی حالت بھی رہی ہے۔ بہرحال 12/اگست کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے پسماندگان میں 3 بیٹے، بیٹیاں اور 20 کے قریب پوتے پوتیاں ہیں۔ ایک پوتے حسام قزق صاحب جو ہیں وہ جماعت کے ساتھ بہت زیادہ اخلاص کا تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو مزید بڑھاتا چلا جائے۔ اور ان کی باقی نسل کو بھی، اولاد کو بھی جماعت سے اخلاص و وفا میں بڑھاتا رہے اور ان پر اپنی مغفرت کی چادر ڈالے اور رحم کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے، اپنے پیاروں میں جگہ عطا فرمائے۔ ابھی نماز جمعہ اور عصر جمع ہوں گی۔ اس کے بعد مَیں انشاء اللہ ان کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کروں گا۔

ضرورت ہے......!

☆......قادیان میں تعمیر شدہ جماعتی عمارات اور گیسٹ ہاؤسز وغیرہ کی Maintanance کیلئے صدر انجمن احمدیہ میں مندرجہ ذیل چار اسامیاں قائم ہوئی ہیں۔ ۱۔الیکٹریشن۔ ۲۔ پلمبر۔ ۳۔ جنریٹر آپریٹر۔ ۴۔ کارپینٹر۔ مرکز سلسلہ قادیان میں خدمت کا جذبہ رکھنے والے نوجوان جن کے پاس مذکورہ بالا کاموں کا تجربہ اور ڈگری/ڈپلومہ ہو مصدقہ نقل اور مقامی صدر/امیر اور زونل امیر کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواست ناظر اعلیٰ قادیان کے نام ارسال کریں۔ جونیئر انجینئر کے رینک والے کو ترجیح دی جائے گی۔ گریڈ اور مراعات وغیرہ کے بارہ میں درخواست اور کوالیفکیشن کا جائزہ لیکر مطلع کیا جاسکے گا۔

☆......اسی طرح جماعت کے نور ہسپتال قادیان میں کوالیفائڈ ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ مرکز سلسلہ میں خدمت کا جذبہ رکھنے والے ڈاکٹرز اپنی ڈگری اور تجربہ کی تفصیل کے ساتھ مقامی صدر/امیر اور زونل امیر کی سفارش کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔

☆......اسی طرح سینئر لیب ٹیکنیشن Senior Lab Tecnician کی بھی ضرورت ہے۔ ڈگری ہولڈر اپنے مصدقہ سرٹیفکیٹ اور تجربہ کی تفصیل کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔ (ناظر اعلیٰ، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان :2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش::2237-0471,2237-8468

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

مضامین، رپورٹیں اور اخبار بدر سے متعلق اپنی قیمتی آراء اس ای میل پر بھجوائیں

badrqadian@rediffmail.com

حج

اسلام کا ایک اہم رکن

اہمیت، فلسفہ اور احکامات

فلسفہ حج: خانہ کعبہ جسے بیت اللہ کہتے ہیں اس کی زیارت کی نیت سے مکہ جانا حج کہلاتا ہے۔

حج ایک عاشقانہ عبارت ہے جب ایک شخص کسی سے محبت کرتا ہے، اور اُس کا عاشق ہے تو وہ اپنے محبوب او رمعشوق کو راضی اور خوش کرنے کے لئے مختلف جتن کرتا ہے اپنا حال بے حال کر لیتا ہے۔ دیوانوں کی طرح پھرتا ہے محبوب کے گھر کے ارد گرد چکر لگاتا ہے۔ اُس سے تعلق رکھنے والی چیزوں سے پیار کرتا ہے، انہیں چومنے لگتا ہے اور یہ سارے والہانہ انداز اس لئے اختیار کرتا ہے تا کہ اُس کا محبوب کسی طرح اُس پر خوش ہوجائے۔ پیار کی نظر سے اُسے دیکھا، ملاپ او روصال کی کوئی صورت نکل آئے۔ ایک مؤمن کا چونکہ حقیقی محبوب اس کا اللہ ہے اس لئے اس کے جذبہ محبت کی تسکین کے لئے پیار اور اُس کے اظہار کے لئے کچھ نمونے حج کی عبادت میں رکھے گئے ہیں۔ وہ ان سلی چادریں پہنتا ہے۔ سر سے ننگا ہوتا ہے، پاؤں میں چپل ہوتے ہیں۔ بال بکھرے بکھرے سے رہتے ہیں کیونکہ کنگھی کرنے کی اجازت نہیں۔ ’’لبیک لبیک‘‘ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، کہتا ہوا اللہ کے گھر کا رُخ کرتا ہے، حجر اسود کو چومتا ہے۔ بیت اللہ کے ارد گرد گھومتا اور چکر لگاتا ہے۔ یہ سب کچھ اظہار محبت کے والہانہ انداز ہیں:۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حج کی اس حکمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’محبت کے عالم میں انسانی رُوح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اُس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبّان صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے او حجر اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولۂ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس کے گرد گھومتے ہیں۔ ایسی صورتیں بنا کر گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دور کر دیتے ہیں۔ سر منڈ وا دیتے ہیں اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اس کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں اور اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں۔ اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت کو پیدا کر دیتا ہے۔ اور جسم اس کے گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے اور رُوح اس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے اور اس کے روحانی آستانہ کو چومتی ہے اور اس طریق میں کوئی شرک نہیں۔ ایک دوست ایک دوستِ جانی کا خط پا کر بھی اس کو چومتا ہے۔ کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا اور نہ حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے و بس۔ جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر وہ سجدہ زمین کیلئے نہیں، ایسا ہی ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کیلئے نہیں۔ پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان مگر اس محبوب کے ہاتھ کا ہے جس نے اس کو اپنے آستانہ کا نمونہ ٹھہرایا۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۰)

☆...... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ایک ویرانہ میں آبادی کی بنیاد رکھی وہاں اپنی بیوی ہاجرہؑ او اپنے بیٹے اسماعیلؑ کو بسایا۔ اس وقت وہاں نہ پانی تھا اور نہ کسی انسان کا گذر۔ اس بے نظیر قربانی کا مقصد یہ تھا کہ یہ جگہ آئندہ عالم گیر ہدایت کا مرکز بنے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یہاں بسنے والی نسل سے وہ عظیم الشان نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث ہو جو وجہِ تخلیق عالم ہے جو رحمۃ للعالمین ہے۔ جس کی لائی ہوئی تعلیم ساری دُنیا کیلئے اور سارے زمانوں کیلئے ہوگی۔ پھر باوجود ظاہر ساز و سامان نہ ہونے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مولا سے جیسی توقع کی تھی ویسا ہی ظہور میں آیا۔ خدا نے وہاں غیر معمولی حالات میں پانی مہیا کیا۔ یہ جگہ آہستہ آہستہ آباد ہوئی اور بکہ یا مکہ کہلائی۔ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی خاطر بنائے گئے پہلے مکان کے نامعلوم زمانوں سے مٹے ہوئے آثار کو تلاش کیا اور اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر اس مکان کو دوبارہ تعمیر کیا اور اسے ’’مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ‘‘ بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر دُعائیں مانگیں۔

یہی وہ پہلا گھر ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے تعمیر کیا گیا تھا۔ اسی کا نام بیت اللہ، بیت العتیق، بیت المعمور اور کعبہ ہے۔ تمام دُنیا کے مسلمان اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ غرض یہ گھر یہ شہر اور اس کے گرد کے مقامات ایسی جگہیں ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے سینکڑوں عظیم الشان نشان ظاہر ہوئے۔ جہاں کا چپہ چپہ یہ گواہی دے رہا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں دیتے ہیں اللہ ان کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ ان شعائر اللہ کی یاد تازہ کرنے اور یہ یقین حاصل کرنے کیلئے کہ وہ سچے وعدوں والا ہے مسلمانوں کو حکم ہوا کہ وہ کعبہ اور دوسرے شعائر اللہ کی زیارت کریں اور دیکھیں کہ خدا نے جو کچھ کہا تھا وہ کیسے اور کتنے شاندار انداز میں پورا ہوا۔

☆...... ہر قوم وملت کا ایک مرکز اتحاد ہوتا ہے جہاں اس قوم کے افراد جمع ہو کر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اپنے تمدن اور اپنی ثقافت کے اجتماعی آثار دیکھتے ہیں۔ افراد ملت باہمی تعارف حاصل کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی مشکلات کو سمجھتے اور انہیں دُور کرنے اور مقاصد کے حصول کیلئے متحدہ کوشش کرنے کی تدبیریں کرتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ۔

ہر قوم کیلئے ہم نے ایک مرکز بنایا ہے جہاں عقیدت کے جذبات کے ساتھ اپنے اللہ کو یاد کرنے کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں۔

اسی تصور کے لئے حج کی عبادت کو نمونہ کا رنگ دیا گیا ہے تا کہ حج کے لئے جمع ہونے والے مسلمان اکٹھے مل کر اپنے مالک وخالق کے حسن کے گیت گائیں۔ اُس کے فضلوں کا شکریہ ادا کریں، مشکلات دُور کرنے کیلئے اس کے حضور عاجزانہ دعائیں مانگیں۔ دُنیا کے کونے کونے میں بسنے والے مسلمان ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں۔ اجتماعی ثقافت کی بنیادیں استوار کریں۔ باہمی مشورہ اور اجتماعی جدوجہد کے مواقع پیدا کریں۔ یہ سب اور کئی اور فوائد حج کی حکمت کا حصہ ہیں۔

اوقات حج: حج کیلئے خاص مہینے مقرر ہیں جنہیں ’’اشھر الحج‘‘، یعنی حج کے مہینے کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ۔

(سورۃ البقرہ:۱۹۸)

حج کے مہینے (سب کے) جانے بوجھے ہوئے ہیں پس جو شخص ان میں حج کا ارادہ پختہ کر لے (اسے یاد رہے کہ) حج کے ایّام میں نہ تو کوئی شہوت کی بات نہ کوئی نافرمانی اور نہ کسی کا جھگڑا کرنا جائز ہوگا۔

یہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ تین ماہ ہیں ان کو اشعرالحج اس لئے کہتے ہیں کہ ان میں حج کی تیاری، اخلاق کی درستگی اور حج کے دوسرے احکام مثلاً احرام وغیرہ عملی ارکان کا آغاز ہوتا ہے۔ حج کے آخری مناسک ذوالحجہ کی ۱۳ تاریخ تک ادا کرنے ہوتے ہیں۔ البتہ طواف افاضہ جسے طواف زیارۃ بھی کہتے ہیں دس ماہ ذوالحجہ سے لیکر آخر ماہ تک ادا کیا جاسکتا ہے۔

حج فرض ہونے کی شرائط: مسلمان ہو عاقل بالغ ہو۔ اتنا مالدار ہو کہ گھر کے خرچ اخراجات کے علاوہ مناسب زاد راہ پاس ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى

(سورۃ البقرۃ:۱۹۸)

یعنی سفر کے مصارف کیلئے وافر رقم موجود ہو اور تندرست اور سفر کے قابل ہو۔ راستہ پرامن ہو۔ مکہ جانے میں کوئی روک نہ ہو۔

ارکانِ حج: حج کے تین بنیادی رکن ہیں۔ (۱) احرام یعنی نیت باندھنا۔ (۲) وقوفِ عرفہ۔ یعنی نو ذوالحجہ کو عرفات کے میدان میں ٹھہرنا۔ (۳) طواف زیارت جسے طوافِ افاضہ بھی کہتے ہیں۔ یعنی وہ طواف جو وقوف عرفہ کے بعد دس ذوالحجہ یا اس کے بعد کی تاریخوں میں کیا جاتا ہے۔ نو ذوالحجہ کو اگر کوئی شخص عرفات کے میدان میں خواہ تھوڑی دیر کیلئے ہی سہی نہ پہنچ سکے تو اس کا حج نہیں ہوگا۔ پھر اگلے سال نئے احرام کے ساتھ اُسے دوبارہ حج کرنا ہوگا۔

حج کرنے کا طریق: جب انسان مالدار، تندرست اور سفر کے قابل ہوا اور راستہ پُر امن ہو تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے۔ جب وہ حج کے ارادہ سے جانے لگے تو تمام رشتہ داروں اور دوستوں سے راضی خوشی رخصت ہو۔ اور واپسی تک اپنے بال بچوں کیلئے ضروریات زندگی کا بندوبست کر جائے۔

احرام: جب میقات مثلاً یلملم کے پاس پہنچے تو وضوء کرے یا نہائے۔ خوشبو لگائے۔ دو صاف بے سلی چادریں پہنے۔ ایک بصورت تہہ بند باندھے اور دوسری بصورت چادر اوڑھے۔ سر ننگا رکھے۔ یہ مرد کیلئے حکم ہے۔ عورت اُسی لباس میں جو اُس نے پہن رکھا ہے حج کر سکتی ہے۔ البتہ عام حالات میں احرام کے بعد اپنا منہ ننگا رکھے۔ اس پر نقاب نہ ڈالے۔ سوائے اس کے کہ نامحرم کا آمنا سامنا ہو اور اُس سے پردہ کرنا ضروری ہو جائے۔

اس کے بعد مرد ہو یا عورت دو رکعت نفل پڑھے اور پھر حج کی نیت (حج کی نیت کیلئے گو منہ سے کچھ کہنا ضروری نہیں لیکن اگر کوئی زبان سے بھی نیت کے الفاظ ادا کرے تو کر سکتا ہے عربی کے) کرتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ کہے۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ۔ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

یعنی میں حاضر ہوں اے میرے رب! تیرے حضور میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ حمد وثناء کا تو ہی مالک ہے۔ تمام ملک تیرا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

یہ عربی الفاظ تلبیہ کہلاتے ہیں۔ تلبیہ احرام کا ضروری حصہ ہے۔ اگر یہ الفاظ حج کے ارادہ کے ساتھ نہ کہے جائیں تو احرام مکمل نہیں ہوگا۔ گویا حج شروع کرنے کیلئے تلبیہ کی بالکل وہی حیثیت ہے جو نماز شروع کرنے کیلئے تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنے کی ہے۔

تلبیہ کے بعد انسان محرم ہو جاتا ہے۔ یعنی حج کے مناسک اور احکام بجالانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ محرم کو بہت سی ایسی باتوں سے بچنا پڑتا ہے جو عام حالات میں اس کیلئے جائز ہیں۔ مثلاً خشکی کا شکار کرنا۔ یا کسی سے کروانا۔ خوشبو یا تیل لگانا۔ کنگھی کرنا۔ بال کٹوانا۔ ناخن کاٹنا۔ مرد کے لئے قمیض یا سلا ہوا کپڑا

پہننا۔ سر اور چہرہ ڈھانکنا۔ پگڑی باندھنا یا ٹوپی پہننا۔ موزے یا فل بوٹ استعمال کرنا۔ بیوی سے مباشرت کرنا یا اُس کے مقدمات کا ارتکاب کرنا جیسے بوسہ لینا وغیرہ غرض ایسے تمام امور سے اجتناب لازمی ہے ۔جو آسائش اور آرام کی زندگی کا لازمہ ہیں۔

احرام کی حالت میں فسق و فجور اور جنگ وجدال بہت مذموم حرکات ہیں ۔ عام حالات میں بھی ایک مسلمان سے ایسے افعال شنیعہ کی اُمید نہیں کی جاسکتی چہ جائیکہ خدا کے گھر کی زیارت کی نیت سے جانے والا اس قسم کی حرکات کا مرتکب ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ۔ (سورۃ البقرہ: ۱۹۸)

پس جو شخص ان میں حج (کا ارادہ) پختہ کرلے (اُسے یاد رہے) کہ حج کے (ایام) میں نہ تو کوئی شہوت کی بات نہ کوئی نافرمانی اور نہ کسی قسم کا جھگڑا کرنا (جائز) ہوگا۔

احرام کے بعد بکثرت تلبیہ کہا جائے ۔ چلتے پھرتے ۔اُٹھتے۔ بیٹھتے۔ بلند جگہ پر چڑھتے ہوئے اور نیچے اترتے ہوئے بالالتزام تلبیہ کہے ۔تکبیر۔ ذکر الٰہی ۔استغفار اور درود شریف پر زور دے۔

جب مکہ کے قریب پہنچے اور کعبۃ اللہ نظر آئے تو تلبیہ اور تکبیر کہتے ہوئے نہایت درد اور توجہ کے ساتھ اپنے نیک مقاصد کیلئے دُعا مانگے ۔قبولیت دُعا کا یہ خاص وقت ہے۔

جب مکہ میں داخل ہو تو سامان وغیرہ رکھ کر اور وضوء یا غسل کرکے سیدھا مسجد حرام میں جائے ۔تکبیر اور تلبیہ کہتے ہوئے حجر اسود کے سامنے کھڑا ہوجائے اور جس طرح سجدہ میں ہاتھ رکھتے ہیں۔ اس طرح کعبہ کی دیوار پر ہاتھ رکھتے ہوئے حجر اسود کو چومے اور اگر چوم نہ سکے تو اپنے ہاتھ سے اُسے چھوئے۔ اور اگر چھو بھی نہ سکے تو چھڑی یا ہاتھ سے اشارہ کرکے اُسے چوم لے۔ دھینگا مشتی کرکے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے۔ حجر اسود کو اس طرح بوسہ دینے کو اِسْتِلَام کہتےہیں۔ استلام کے بعد طواف شروع کرے یعنی حجر اسود کی دائیں جانب جدھر دروازہ ہے اس کی طرف چلتے ہوئے بیت اللہ کے سات چکر لگائے۔

حطیم بھی کعبہ کا حصہ ہے اس لئے چکر لگاتے ہوئے اس کے باہر سے گزرے ۔ پہلے تین چکروں میں رمل یعنی کسی قدر فخریہ انداز میں کندھے مٹکاتے ہوئے تیز تیز قدم چلنا مسنون ہے۔ ہر چکر میں جب بھی حجر اسود کے سامنے پہنچے تو اس کا استلام کرے۔ رکن یمانی کا استلام بھی مستحسن ہے۔ ساتواں چکر حجر اسود کے سامنے آکر ختم کرے۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس آکر طواف کی دو رکعت پڑھے۔ مکہ مکرمہ میں پہنچنے کے بعد بیت اللہ کا یہ پہلا طواف ہے جسے طواف القدوم کہتے ہیں۔

بہرحال اس طواف کے بعد صفا پر آئے اور بیت اللہ کی طرف منہ کرکے اور ہاتھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا مانگے۔ درود شریف پڑھے۔ تکبیر اور تلبیہ کہے پھر یہاں سے مروہ کی طرف جائے۔ مروہ پر بھی اسی طرح دعائیں مانگے۔ یہ اُس کا ایک چکر ہوگا۔ اس کے بعد صفا کی طرف جائے یہ اس کا دوسرا چکر ہوگا۔ اس طرح صفا اور مروہ کے سات چکر لگائے۔ آخری چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ ان سات چکروں کو ''سعی' کہتے ہیں۔

سعی بین الصفا والمروہ کے بعد وہ فارغ ہے۔ قیام گاہ پر آکر آرام کرے بازار میں گھومے پھرے۔ کوئی پابندی نہیں۔ اس کے بعد آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ میں جائے۔ وہیں ظہر۔ عصر۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھے۔ نویں کی فجر پڑھ کر منیٰ سے عرفات کیلئے روانہ ہو۔ ظہر سے لیکر مغرب تک میدان عرفات میں وقوف کرے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں یہیں جمع کرکے پڑھے۔ نویں ذوالحج کو میدان عرفات میں وقوف حج کا اہم ترین حصہ ہے۔ اگر کسی وجہ سے یہ رہ جائے تو اس سال حج نہیں ہوگا۔

وادی عُرنہ جو عرفات کے پہلو میں ہے اُسے چھوڑ کر عرفہ کا سارا میدان مؤقف ہے ظہر اور عصر کی نماز سے فارغ ہوکر حج کرنے والا تلبیہ و تکبیر۔ ذکر الٰہی استغفار اور دُعا میں مشغول رہے۔ جب سورج غروب ہوجائے تو عرفات سے چل کر ''مزدلفہ'' میں آجائے۔ وادی کو چھوڑ کر مزدلفہ کا باقی سارا میدان مؤقف ہے۔ یہاں عشاء کے وقت میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھے۔ صبح کی نماز بہت سویرے پڑھی جائے۔ اس کے بعد مشعر الحرام کے قریب جاکر ذکر کرے۔ تکبیر اور تلبیہ پر زور دے۔ جب کچھ روشنی ہو جائے تو مزدلفہ سے چل کر واپس منیٰ میں آجائے۔ راستہ سے کنکریاں اُٹھالے۔ جب منیٰ پہنچے تو سب سے پہلے جمرۃ العقبہ کو رمی کرے۔ یعنی عقبہ نامی ٹیلے کو اللہ اکبر کہتے ہوئے سات کنکریاں مارے۔ پہلی کنکری کے ساتھ بار بار تلبیہ کہنے کا وجوب ختم ہوجائے گا۔ اس کے بعد اگر اس کا ارادہ قربانی دینے کا ہے تو مذبح جاکر قربانی ذبح کرے۔ ورنہ اپنے بال کٹوا کر یا منڈوا کر احرام کھول دے۔ بال کٹوانے یا منڈوانے کو احرام کھولنا یا حلال ہونا کہتے ہیں۔ عورت احرام کھولنے کیلئے اپنے سر کی ایک دو مینڈھیاں قینچی سے کاٹ دے۔ اُس کیلئے سارے بال کٹوانا یا منڈوانا جائز نہیں۔ یہ دسویں ذوالحجہ کا دن ہے۔ حجاج کیلئے اس دن عید کی نماز نہیں ہے۔ بہرحال احرام کھولنے کے بعد دسویں ذوالحجہ کو حج کرنے والا منی سے مکہ آکر بیت اللہ کا طواف کرے۔ یہ طواف بھی حج کا بنیادی رکن ہے۔ اس کو طواف زیارت اور طواف افاضہ کہتے ہیں۔ طواف زیارت کے بعد حج کرنے والے کیلئے وہ سب اشیاء جائز ہوجاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے اس کیلئے ممنوع تھیں۔

طواف زیارت سے فارغ ہوکر وہ پھر واپس منیٰ میں چلا جائے اور تین دن یہیں مقیم رہے اس جمرے کو سات کنکر مارے جو مسجد الحنیف کے پاس ہے اور جسے جمرۃُ الاولیٰ کہتے ہیں۔ اس کے بعد اس جمرہ کو سات کنکر مارے جو اس کے قریب ہے اور جسے جمرۃ الوسطیٰ کہتے ہیں آخر میں تیسرے جمرہ یعنی جمرۃُ العقبہ کو سات کنکر مارے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ دسویں کو مزدلفہ سے واپسی کے بعد بھی اس جمرہ کو سات کنکر مارے گئے تھے۔ بارہویں ذوالحجہ کو بھی گیارہویں کی طرح تینوں جمروں کو رمی کرے۔ اس کے بعد اختیار ہے اگر کوئی چاہے تو تیرھویں تاریخ کو رمی کرنے کیلئے منی میں قیام کرے ۔اور چاہے تو:۔

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ۔

پھر جو شخص جلدی کرے (اور) دو دنوں میں (ہی واپس چلا جائے) تو اُسے کوئی گناہ نہیں۔ کی اجازت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بارھویں تاریخ کی رمی کے بعد مکہ واپس آجائے ۔ بہرحال بارھویں یا تیرھویں کو مکہ آکر واپسی کا طواف کرے۔ یہ طواف ان کیلئے ہے جو کہ مکہ کے باشندے نہیں ہیں اور گھر واپس آنا چاہتے ہیں۔ اس طواف کو '' طواف الصدر' یا '' طواف الوداع'' کہتے ہیں۔ الوداعی طواف سے فارغ ہوکر حج کرنے والا زمزم کا پانی پیئے۔ دہلیز کعبہ کو چومے۔ ملتزم پر اپنا سینہ رکھ کر رو رو کر دعائیں کرے۔ استار کعبہ یعنی کعبہ کے غلاف کو پکڑ کر اپنے مولیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور اُس سے بخشش کی التجا کرے۔ پھر پچھلے پاؤں ہٹتے ہوئے اپنی آخری نگاہِ شوق کعبہ پر ڈالے اور واپس آجائے۔

عُمرہ: بیت اللہ کے طواف اور سعی بین الصفا والمروہ کا نام عمرہ ہے اس کے لئے مکہ سے باہر کے مقام سے احرام باندھنا چاہئے۔ اس لئے مکہ میں رہنے والے لوگ عمرہ کے احرام کیلئے تنعیم جاتے ہیں اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ واپس آتے ہیں تاکہ اس عبادت کیلئے ایک گونہ سفر کی شرط پر عمل ہوجائے۔ عمرہ کیلئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ سال کے کسی حصہ میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ البتہ نویں ذوالحجہ سے لیکر تیرہ ذوالحجہ تک ان چار دنوں میں عمرہ کا احرام باندھنا درست نہیں۔ کیونکہ یہ حج ادا کرنے کے دن ہیں۔

عمرہ کے احرام کھولنے کا بھی وہی طریق ہے جو حج کے احرام کھولنے کا ہے یعنی عمرہ کرنے کے بعد اپنے سر کے بال کٹوا دے یا منڈوا دے اور عورت ایک دو لٹیں کاٹ کر احرام کھولے۔

(فقہ احمدیہ حصہ اوّل سے ماخوذ)

☆☆☆

تصحیح

☆...... بدر کے شمارہ نمبر 42/43 مجریہ 15/22 اکتوبر 2009 کے صفحہ 16 کے چوتھے کالم کی 16 ویں سطر میں آیت '' فصل لرب وانھر'' کی بجائے ''فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ'' پڑھا جائے۔

☆...... اسی طرح شمارہ نمبر 44 مجریہ 29 اکتوبر 2009ء کے صفحہ نمبر 15 کے دوسرے کالم کی ساتویں لائن میں آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے ''یعنی جان لو'' کی بجائے ''یعنیجان لو'' لکھا گیا ہے احباب درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم
وَسِّعْ مَكَانَكَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN
M/S ALLADIN BUILDERS
Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman
Contact : Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396
Emal: khalid@alladinbuilders.com
Please visit us at : www.alladinbuilders.com

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!
الفضل جیولرز
پتہ : صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان
طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

احمدیوں کو اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔ اگر آپ بھی باقی لوگوں کی طرح ہوں گے تو دلیلیں سن کر بھی کئی لوگ یہی کہیں گے کہ ہم میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں۔ آپ کا خدا سے ایک تعلق ہونا چاہئے۔

جب آپ کا اللہ پر یقین ہوگا تو گناہ اور جرائم آپ سے نہیں ہوں گے۔ ہمارا مقصد یہی ہے کہ اللہ اور بندے کے درمیان دوری کو کم کیا جائے۔

ہم مسلمان ہیں اور ہم اللہ کی نظر میں مسلمان ہوتے ہوئے اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔

اگر یہ سلسلہ جھوٹا ہوتا تو خدا تعالیٰ اب تک ہمیں کب کا ختم کر چکا ہوتا۔

(البانیہ، مالٹا، رومانیہ، بوسنیا، مقدونیہ، کوسووو، آئس لینڈ اور بلغاریہ سے جلسہ سالانہ جرمنی پر آئے ہوئے وفود کے ساتھ الگ الگ ملاقاتیں۔ وفود کے ممبران کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات پر اظہار مسرت اور جلسہ کے انتظام اور جماعت کے متعلق نیک جذبات کا اظہار۔ حضور انور کی اہم نصائح اور شفقت و محبت کے دلآویز نظارے)

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جرمنی میں مصروفیات، ہالینڈ میں مختصر قیام اور لندن واپسی تک کے سفر کی مختصر رپورٹ)

(مبارک احمد ظفر۔ ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

17 اگست 2009ء بروز سوموار:

آج حضور انور کے دورے کا آٹھواں دن تھا۔ حضور انور نے صبح 5 بجکر 15 منٹ پر مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ حضور انور نے نماز کی پہلی رکعت میں لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض (البقرہ:285) اور دوسری رکعت میں اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض (آل عمران :191) کی تلاوت فرمائی۔

ملاقاتیں :9 بجکر 40 منٹ پر ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا سب سے پہلے حضور انور نے مختلف ممالک سے آنے والے وفود کو یکے بعد دیگرے شرف ملاقات عطا فرمایا۔

البانین وفد سے ملاقات

حضور انور نے اراکین وفد کا حال دریافت کرنے کے بعد استفسار فرمایا کہ ان میں سے احمدی کون کون ہیں؟ حضور انور نے البانین احمدی مکرم بُیار رامائے صاحب سے پوچھا کہ وہ حکومت کے کن عہدوں پر رہ چکے ہیں؟ موصوف نے بتایا کہ وہ آرمی میں جنرل تھے اس کے بعد انہوں نے ایک اور حکومتی عہدے پر بھی کام کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ احمدی کیسے ہوئے؟ مکرم بُیار صاحب نے بتایا کہ پہلے مجھے اسلام قبول کرنے کی سعادت ملی تھی۔ پھر تحقیق کرتے ہوئے تین سال قبل خدا کے فضل سے جماعت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ہے حضور انور نے فرمایا ہاں آپ نے اپنی تقریر میں بھی اس کا ذکر کیا تھا۔

اس کے بعد حضور انور نے مکرم Festim Shparthi صاحب سے پوچھا کہ آیا وہ احمدی ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا بعد ازاں ان کے بیٹے مکرم Markelian Shparthi صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا وہ بھی احمدی ہیں تو انہوں نے کہا کہ جی مَیں احمدی ہوں اور اپنی فیملی میں سے پہلے مجھے ہی بیعت کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے تو دہرا اجر پا لیا ہے۔ حضور انور نے انہیں اپنی والدہ کو بھی احمدیت کی آغوش میں لانے کی تلقین فرمائی۔ حضور انور کو ان کے بارہ میں بتایا گیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ مل کر کفار سے جنگ لڑ رہے ہیں اور جب جنگ سے فارغ ہو کر وہ ایک کمرے میں آ کر بیٹھتے ہیں تو آنحضرت ﷺ کی جگہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو بیٹھا ہوا دیکھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بہت مبارک خواب ہے۔ اب آپ نے اس خواب کے مطابق عمل کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہے اور جماعت حقیقی اسلام سے روشناس کرانے کا جو فریضہ ادا کر رہی ہے یہ خدمت آپ نے کرنی ہے۔

مکرم Markelian صاحب نے حضور انور سے عرض کیا کہ ان کی خواب کا ایک حصہ بعینہ آج اس ملاقات کے موقعہ پر پورا ہوا ہے۔ اور وہ اسطرح کہ اپنی خواب میں جس کمرے میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کی جگہ حضور انور کو بیٹھے دیکھا تھا، اُس کمرے کا رنگ آسمانی تھا جس میں ایک ہلکے پیلے رنگ کی میز رکھی ہوئی تھی۔ اِس دفتر کا نقشہ بعینہ وہی ہے جو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس خواب میں مَیں نے اپنے اور حضور انور کے ساتھ اپنے والد صاحب، ایک کزن اور کچھ اور لوگوں کو بھی بیٹھے دیکھا تھا، یہ بھی من وعن پورا ہوا ہے کیونکہ آج اس ملاقات میں ان کے والد صاحب اور ان کے چچازاد بھائی اور بعض اور البانین احمدی اور غیر احمدی موجود ہیں۔ حضور انور نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا اور ان سے پوچھا کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد انہیں اپنے اندر کوئی تبدیلی محسوس ہوتی ہے؟ مکرم Markelian صاحب نے جواب دیا کہ وہ ہر معاملہ میں اپنے اندر تبدیلی محسوس کر رہے ہیں حتیٰ کہ پڑھائی میں بھی انہوں نے نمایاں ترقی کی ہے۔ حضور انور نے یہ سن کر کہ وہ طالب علم ہیں انہیں ایک قلم بطور تحفہ دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے "سلطان القلم" قرار دیا ہے۔ اس لئے آپ نے بھی اب قلم کے ذریعے اسلام کے لئے قلمی جہاد کرنا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے ان کے چچازاد بھائی مکرم Lajdi Shparthi صاحب سے ان کا حال دریافت فرمایا اور پوچھا کہ آیا وہ بھی طالب علم ہیں؟ بتایا گیا کہ وہ کاروبار کرتے ہیں۔

بعدہٗ حضور انور نے مکرم Genci رامائے صاحب سے ان کا تعارف دریافت فرمایا؟ بتایا گیا کہ وہ بُیار رامائے صاحب (BujarRamaj) کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہاں شکل کافی ملتی ہے۔ حضور انور نے پوچھا کہ آپ اب تک احمدی کیوں نہیں ہوئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ ابھی تک 50% احمدی ہوئے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ وہ اپنے والد صاحب کے اندر احمدیت قبول کرنے کے بعد کوئی خاص تبدیلی محسوس کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں میرے والد صاحب اب پہلے سے زیادہ تقویٰ شعار ہو گئے ہیں۔ اس پر حضور انور نے انہیں فرمایا کہ پھر تو آپ کو بھی اب 50% سے ترقی کر کے کم از کم 60% ہو جانا چاہئے۔ مکرم بُیار صاحب نے بتایا کہ ان کا بیٹا مذہبی مدرسے کا پڑھا ہوا ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو قرآن مجید پڑھنا اور نماز وغیرہ آتی ہے؟ تو انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ کچھ حد تک آتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے مدرسہ مکمل کیا ہے کیا مسیح موعود کے متعلق بھی کچھ پڑھا ہوا ہے؟ پھر فرمایا کہ دیکھو آپ کے والد صاحب تین سال قبل جب یہاں جلسہ پر آئے تھے تو وہ دلائل کی کھوج میں نہیں تھے بلکہ وہ یہ دیکھنے کیلئے آئے ہوں گے کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کیا فرق ہے؟ ان کے والد مکرم بُیار صاحب نے فوراً حضور انور کی اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ہاں مَیں نے دلائل اس کے بعد ہی حاصل کئے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہی ایمان بالغیب ہے اور اس کا بہت بڑا اجر ہے۔

بعدہٗ حضور انور نے وفد کے احمدیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان کو اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔ اگر آپ بھی باقی لوگوں کی طرح ہوں گے تو دلیلیں سن کر بھی کئی لوگ یہی کہیں گے کہ ہم میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں۔ آپ کا خدا سے ایک تعلق ہونا چاہئے۔ حضور انور نے یہ نصیحت فرمائی کہ سب سے پہلے ایمان مضبوط ہونا چاہئے پھر تمام صلاحیتوں کے ساتھ کوشش کرنی چاہئے اور مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کے تحت جو کچھ اللہ نے عطا فرمایا ہے اس میں سے اس کے راستہ میں خرچ کرنا چاہئے۔ حضور انور نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سے صرف مال ہی مراد نہیں بلکہ ہر وہ چیز جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے وہ اس میں شامل ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے احمدی نوجوان مکرم Luan Cekici صاحب کے بارے میں دریافت فرمایا کہ وہ کب سے احمدی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ مَیں نے قریباً چھ سات ماہ قبل بیعت کی ہے۔ حضور انور نے پوچھا کہ انہوں نے احمدیت میں کیا دیکھ کر اسے قبول کیا ہے؟ مکرم Luan صاحب نے کہا کہ انہیں جماعت دوسروں سے زیادہ سیدھے راستے پر نظر آئی اسی لئے وہ احمدی ہوئے ہیں۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ Luan صاحب نے کُشتی کے مقابلہ میں ان کے وزن کے لحاظ سے جو گروپ بنتا ہے اس میں البانیہ بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ حضور انور نے فرمایا ماشاء اللہ! دیکھنے میں بھی یہ پہلوان لگتے ہیں۔ حضور انور نے انہیں نصیحت فرمائی کہ ایسی Sports کے Clubs میں مختلف قسم کے لوگ آتے ہیں انہیں حکمت کے ساتھ تبلیغ کریں اور ان تک احمدیت کا صحیح پیغام پہنچائیں۔

اس کے بعد حضور انور Artan Shllaku صاحب اور مکرمہ Nertila Shllaku صاحبہ سے مخاطب ہوئے۔ یہ دونوں پروفیشن کے لحاظ سے وکیل ہیں اور ان کی شادی چند روز قبل یکم اگست کو ہوئی تھی۔ مکرم Artan صاحب نے عرض کیا کہ انہوں نے سنا ہے کہ حضور انور کی دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ جرمنی میں ان کی ملاقات ایک دس سال کے لڑکے سے ہوئی ہے جس نے بتایا کہ اس کی پیدائش حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں اپنی شادی کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا پہلی بات تو یہ ہے کہ دعائیں قبول کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ قادر مطلق ہے جیسے چاہتا ہے کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی شادی کو بابرکت فرمائے اور نیک اور خادمِ دین اولاد دے۔ مکرم بُیار صاحب نے حضور انور کی خدمت میں البانیہ آنے کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں تو آنا چاہتا ہوں اور کچھ اس طرح کا پروگرام بھی بن رہا تھا مگر آپ کی طرف سے کچھ رکاوٹیں آ گئیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد راستہ کھولے اور اگر جماعت کے حق میں بہتر ہو تو آنے کے سامان پیدا فرمائے۔

اس کے بعد وفد کے تمام افراد نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ آخر پر مکرم Bujar بُیار صاحب نے حضور انور کو اپنی دو خوابیں سنائیں اور ان کا مطلب پوچھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ بہت بابرکت خواب ہیں۔ آپ یہ خواب لکھ کر دیدیں۔ اس وفد کی ملاقات کے دوران ترجمانی کے فرائض مبلغ البانیہ مکرم صمد احمد غوری صاحب نے ادا کئے۔

مالٹا کے وفد سے ملاقات

مالٹا سے آئے ہوئے مہمانوں سے تعارف کے بعد جماعت کے وکیل Dr.Garin Gulia سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے جماعت کی رجسٹریشن وغیرہ میں تعاون فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا جی رجسٹریشن، ورک پرمٹ اور ویزے کے لئے انہی کے ذریعے

کیس پراسس ہوا تھا۔ مکرم ڈاکٹر گیون گولیہ صاحب نے حضور انور کو مالٹا میں جماعت سے متعلقہ بعض دیگر امور کے بارہ میں بھی بتایا۔

دوران گفتگو حضور انور نے مالٹا سے آئے ہوئے مہمانوں سے فرمایا کہ ایک بات جو ہم سب میں مشترک ہے وہ یہ ہے کہ ہم ایک خدا کے ماننے والے ہیں اور یہ ایسی بات ہے جس پر ہم سب کو اتفاق ہے۔ خدا کی ذات ہی سب برکتوں کا موجب ہے۔

مالٹا سے آئی ہوئی ایک خاتون Mrs.Marthese Schembri صاحبہ مالٹا سے ہی دوپٹہ ساتھ لائی تھیں جسے انہوں نے جلسہ کے علاوہ حضور انور سے ملاقات کے دوران سر پر اوڑھے رکھا۔

حضور انور سے ملاقات کے بعد تمام مہمان بہت خوش تھے۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ سب حضور انور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ حضور انور معاملہ فہم، ذہین اور بہت زیادہ خیال رکھنے والے ہیں۔ ہم عیسائی ہیں مگر پوپ سے اس طرح مل نہیں سکتے لیکن حضور نے ہمیں ملاقات کا موقع عطا فرمایا ہے۔ اس ملاقات کی یاد ہمیشہ ہمارے ذہنوں میں نقش رہے گی۔ ملاقات کے بعد حضور انور نے مہمانوں کو تصویر بنوانے کا شرف بخشا۔ ملاقات کے دوران ترجمانی کے فرائض مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مبلغ مالٹا نے ادا کئے۔

رومانین وفد سے ملاقات

وفد کے مرد حضرات کے حضور انور سے مصافحہ کے بعد پروفیسر Alexandru صاحب نے حضور انور کی خدمت میں وفد کے ایک ممبر کے لئے دعا کی درخواست کی جو چوٹ لگنے کے باعث جرمنی جلسہ میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ حضور انور نے انہیں دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ فضل فرمائے۔ حضور انور نے پروفیسر صاحب سے دریافت فرمایا کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے پبلک ریلیشن میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔ وہ رومانین زبان کے استاد ہونے کے ساتھ ساتھ کرسچین Theologian بھی ہیں۔ حضور انور نے پوچھا کہ کیا جلسہ پر پہلی بار آئے ہیں؟ انہوں نے کہا جی پہلی بار آیا ہوں۔ یہاں آکر پیار و محبت کا جو مشاہدہ میرے سامنے آیا ہے وہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ کرسچین Theology کے طور پر مَیں نے اسلام کا مطالعہ تو اگرچہ کیا ہوا ہے مگر اسلام کے بارہ میں پہلے جو نظریہ مَیں رکھتا تھا وہ یہاں آکر بدل گیا ہے۔ اب مَیں اسلام کو احمدیہ لٹریچر کے ذریعہ پڑھنا چاہتا ہوں اس کے لئے مَیں نے جلسہ کے بک سٹال سے کچھ کتابیں بھی خریدی ہیں۔

اس پر حضور انور نے مربی سلسلہ رومانیہ سے فرمایا کہ پروفیسر صاحب کو اسلامی اصول کی فلاسفی کے علاوہ Islam's response to comtemporary issues اور Revelation Rationality Knowledge and truth لے کر دیں۔

Miss Annamaria نے حضور انور کو بتایا کہ وہ میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے حلیہ سے ایسا لگتا ہے کہ اسلام میں آپ کو دلچسپی ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی مَیں نے اسلام اور دیگر مذاہب کے بارہ میں کچھ مطالعہ کیا ہوا ہے۔ مَیں ڈاکٹر بھی اس لئے بننا چاہتی ہوں تا کہ انسانیت کی خدمت کر سکوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بہت اچھا ارادہ ہے اس حوالہ سے آپ کو افریقہ کی دکھی انسانیت پر بطور خاص Focus کرنا چاہئے۔ مذاہب کی موجودہ حالت کے تعلق میں انہوں نے کہا کہ ان میں علاقائی Traditions کا عمل دخل زیادہ ہو چکا ہے مسلمانوں کا طرزِ عمل بھی قرآن کے مطابق دکھائی نہیں دیتا۔ حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے اسلام بہت Moderate مذہب ہے، نیچر کے بہت قریب ہے اس میں خدا کی عبادت کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کا بھی حکم ہے۔

حضور انور نے ان سے فرمایا کہ آپ رومانیہ سے ہیں لیکن ایسا لگتا ہے کہ آپ کی Origin سپینش یا عرب لگتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ عرب سے ہو۔ اس کے بعد مس Anakamelia نے حضور انور کے دریافت کرنے پر بتایا کہ وہ کالج میں فزیو تھراپی کی تعلیم مکمل کر چکی ہیں اور فی الوقت رضا کارانہ طور پر ایک ہسپتال میں کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں جلسہ بہت پسند آیا ہے اور وہ اسلام اور احمدیوں سے بہت متاثر ہوئی ہیں۔ حضور انور نے Mr David سے ان کے پروفیشن کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ بائیو مکینیکل سپیشلسٹ ہیں اور انسانی جسم کے مختلف اعضاء بنانے کا کام کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس کے تو بہت سارے Departments ہوں گے؟ انہوں نے کہا جی مگر مَیں زیادہ تر ہاتھوں کے عضو پر کام کر رہا ہوں۔

انہوں نے بتایا کہ مَیں نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ جلسہ کے سٹال سے خریدا ہے۔ اس پر تراجم کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کا ترجمہ عربی زبان کے بہت قریب اور صحیح مفہوم ادا کرنے والا ہونا چاہئے۔ دیگر تراجم اس معیار پر پورا نہیں اترتے مگر جماعت کا ترجمہ معیاری ہے اس لئے وہ پڑھیں۔ عربی ام الالسنہ ہے اس کے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے ترجمہ معیاری ہونا چاہئے۔ فرمایا آپ لوگوں کا مذہب بھی تو عرب سے آیا ہے اس لئے عربی میں آپکو یہ Links بھی مل جائیں گے۔

منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ یہ بہت دلچسپ اقتباسات ہیں وہ ان سے اس قدر متاثر ہوئے ہیں کہ وہ جماعت احمدیہ کا مطالعہ بطورِ خاص کرنا چاہتے ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انہیں ملک غلام فرید صاحب کی short کمنٹری کا یا 5volume کمنٹری کا انگریزی ترجمہ قرآن جماعت جرمنی سے لے کر دیں۔ وفد کو حضور انور کے ساتھ فرداً فرداً تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ملاقات کے دوران ترجمانی کے فرائض مبلغ رومانیہ مکرم فہیم الدین ناصر صاحب نے ادا کئے۔

بوسنیا اور مقدونیا کے وفد سے ملاقات

بوسنیا اور مقدونیا سے آنے والے وفود نے حضور انور کے ساتھ مشترکہ طور پر ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ سب سے پہلے حضور انور نے ان کے تاثرات معلوم کئے تو انہوں نے کہا کہ انہیں اپنے جذبات کے اظہار کے لئے الفاظ نہیں مل رہے۔ جلسہ میں شامل ہو کر انہیں جو خوشی ہوئی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ ہماری بہت اچھی مہمان نوازی کی گئی ہے۔ وفد کے ایک رکن نے کہا کہ انہیں مختلف جگہوں پر فنکشنز اور میٹنگز میں شامل کا موقعہ ملتا رہتا ہے مگر یہاں جماعت کے جلسے میں اتنا وسیع انتظام ہونے کے باوجود نہ دھکم پیل نہ شور شرابا، ایک بھی پولیس والا نظر نہیں آیا۔ سب کام جماعت کے رضا کار بہت ہی اچھی طرح کر رہے تھے۔ پولیس کا نہ ہونا بتاتا ہے کہ جرمن حکومت آپ پر کس قدر اعتماد کرتی ہے۔ حضور انور کے فرمانے پر کہ یہاں آکر آپ نے جو دیکھا ہے اس کے بعد آپ کو چاہئے کہ اپنے ملک کے لوگوں تک بھی اسے پہنچائیں۔ چنانچہ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کے بارے میں اچھا تاثر صرف جرمنی میں ہی نہیں ہے بلکہ ہر ملک میں جہاں جماعت موجود ہے وہاں حکومتیں جانتی ہیں کہ ہم سے امن کو خطرہ نہیں۔ گھانا میں ایک دفعہ ایک احمدی ڈپٹی منسٹر دیگر افسران کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے تو جرائم کا ذکر آیا۔ تو انہوں نے کہا کہ جیلوں میں آپ کو دوسرے مسلمان قیدی تو مل جاتے ہیں لیکن احمدی مسلمان قیدی نہیں ملے گا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم افراد کے دلوں میں تبدیلی لاتے ہیں اور یہی ہمارا مقصد ہے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں۔ آپ جس مذہب کے بھی پیرو کار ہوں مذہبی لحاظ سے تو آپ آزاد ہیں لیکن جب آپ کا اللہ پر یقین ہوگا تو گناہ اور جرائم آپ سے نہیں ہوں گے۔ ہمارا مقصد یہی ہے کہ اللہ اور بندے کے درمیان دوری کو کم کیا جائے۔ تصاویر اتروانے سے قبل حضور انور نے وفود کے اراکین کو تحائف دئے جن میں قلم اور انگوٹھیاں شامل تھیں۔ حضور انور کی گفتگو کا بوسنین زبان میں ترجمہ مکرم وسیم احمد سروعہ صاحب مبلغ بوسنیا نے کیا۔

کوسووو کے وفد سے ملاقات

ممبران وفد نے باری باری حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ کرسیوں پر بیٹھنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ سب انگریزی سمجھتے ہیں؟ تو مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مبلغ کوسووو نے بتایا کہ اکثر سمجھتے ہیں سوائے ایک دو کے۔ حضور انور نے انگریزی میں گفتگو کرتے ہوئے دریافت فرمایا کہ کل جلسہ میں آپ میں سے کس نے گولڈ میڈل حاصل کیا تھا؟ تو بتایا گیا کہ محمد سکندر Peci صاحب نے۔ اس کے بعد حضور انور نے پوچھا کہ آپ میں سے سب سے آخر میں کس نے بیعت کی ہے؟ اس پر مکرم Agron Binakaj صاحب کے متعلق بتایا گیا کہ انہوں نے 2003 میں بیعت کی تھی۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا اسکے بعد کسی اور نے بیعت نہیں کی؟ تو مبلغ سلسلہ کوسووو نے بتایا کہ حضور بیعتیں تو اسکے بعد بھی ہوئی ہیں مگر ان میں سے بعض ویزہ نہ ملنے کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکے۔ کوسووو کی آبادی کے بارے میں حضور انور نے پوچھا تو مکرم موسےٰ رُستمی صاحب صدر جماعت کوسووو نے بتایا کہ 2 ملین کے قریب ہے۔ اس پر فرمایا صرف 2 ملین! پھر تو یہ چھوٹا سا ملک ہے۔ دریافت فرمایا کہ اس میں مسلمانوں کی آبادی کتنی ہے؟ تو صدر صاحب کوسوو نے بتایا کہ 90% آبادی مسلمانوں کی ہے۔ پوچھا کہ کون سے مسلمان ہیں تو جواب دیا گیا کہ حضور زیادہ تر سُنی مسلمان ہیں لیکن اب وہاں سعودی عرب کے ذریعے وہابی بھی پھیل رہے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کس طرح پھیل رہے ہیں اور کیسے اس کا پرچار ہو رہا ہے؟ تو صدر صاحب کوسووو نے بتایا کہ وہاں مساجد کی تعمیر پر سعودی عرب سے رقم خرچ کی جا رہی ہے۔ فرمایا وہ تو بڑے بڑے شہروں میں مساجد تعمیر کر رہے ہوں گے۔ تو بتایا گیا کہ سعودی امداد سے چھوٹے شہروں اور گاؤں میں بھی مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ نیز لوگوں کو حج کروایا جاتا ہے جس کے اخراجات بھی سعودی عرب برداشت کرتا ہے اور حج کی وجہ سے لوگ سمجھتے ہیں کہ اصل اسلام یہ ہے اور احمدی حاجی نہیں۔ اس پر حضور انور نے مکرم صدر صاحب کو ارشاد فرمایا کہ آپ بھی حج کرنے جائیں اور میری طرف سے حج کریں۔ آپ کے حج سے یہ تاثر ختم ہو جائے گا کہ احمدی حج نہیں کرتے۔ فرمایا ویسے تو حج پر خود جانا چاہئے لیکن آپ میری طرف سے جائیں۔ مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مبلغ کوسووو سے فرمایا کہ ان کے جانے کا انتظام کروادیں۔ اب تو حج میں دو تین ماہ رہ گئے ہیں لیکن جائیں۔

اسکے بعد حضور انور نے مکرم ڈاکٹر عیسیٰ رُستمی صاحب کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے حج کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ کیا تو نہیں مگر ارادہ ہے۔ فرمایا آپ تو ڈاکٹر ہیں آپ تو جا سکتے ہیں۔

حضور انور نے مکرم محمد سکندر Peci سے پوچھا کہ آپ نے کس مضمون میں ماسٹرز کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ Comparative Litrature میں۔ فرمایا کہ مقالہ کس پر لکھا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ایک البانین اور ایک جرمن رائٹر کے بارے میں۔ پوچھا کہ ان میں سے آپ نے کس کو زیادہ اچھا پایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جرمن رائٹر کو۔ حضور انور نے انہیں فرمایا کہ آپ تو پروفیسر ہیں۔ اچھا تو پھر آئیں۔ چنانچہ حضور انور نے انکی انگلی میں الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھی ڈالی اسی طرح باری باری دیگر اراکین وفد کے ہاتھوں میں بھی جبکہ بچوں کو چاکلیٹ اور قلم عطا فرمائے۔ ایک خاص بات جس کی حضور انور نے ہدایت فرمائی یہ تھی کہ واپس جا کر ایک چھوٹا سا پمفلٹ تیار کیا جائے جس میں خدا تعالیٰ اسلام اور احمدیت کا ذکر ہو۔ پمفلٹ کے آخر پر جماعت اور اس کی ویب سائیٹ کا ایڈریس ہو۔ اسے وہاں کے کے لوگوں میں تقسیم کیا جائے۔ اس ملاقات کے آخر میں حضور انور نے سب کو اپنے ساتھ تصویر اتروانے کا شرف عطا فرمایا۔ یہ میٹنگ قریباً 20 منٹ تک جاری رہی۔

آئس لینڈ کے وفد سے ملاقات

حضور انور نے انگلش زبان میں گفتگو کرتے ہوئے اس بات پر مسرت کا اظہار فرمایا کہ آپ لوگ آئس لینڈ سے جلسہ جرمنی میں شامل ہونے کیلئے آئے ہیں۔ اس کے بعد حضور انور نے مسٹر بیارنی صاحب سے انکے یہاں قیام کے تسلی بخش ہونے کے بارے میں دریافت فرمایا جس کا انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر انہیں فرمایا کہ آپ نے بتایا تھا کہ آپ یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں۔ اس پر مسٹر بیارنی نے وضاحت سے بتایا کہ میں لیکچرار ہوں اور ایک پروفیسر کے ماتحت Ph.D کر رہا ہوں میرا شعبہ مذاہب کی تعلیم سے متعلق ہے۔ حضور انور نے ان سے پوچھا کہ آئس لینڈ میں کتنے مذاہب ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ 200 کے لگ بھگ ہوں گے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ آپ مذاہب کے مختلف Sects کو بھی مذاہب میں شمار کرتے ہیں حضور انور نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جیسے Christianity ایک مذہب ہے کیتھولک، پروٹسٹنٹ اور یہوواوٹنس وغیرہ اسکے فرقے ہیں۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ عیسائیوں کے علاوہ دیگر مذاہب میں کون سب سے زیادہ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ بدھ مت کے لوگ 800 ہیں اور مسلمان قریباً 400 ہیں۔ یہ مسلمان مختلف عرب ممالک سے آئس لینڈ آئے ہوئے ہیں۔ مکرم عبدالشکور اسلم صاحب صدر جماعت آئس لینڈ نے عرض کیا کہ ان میں سے زیادہ تر عرب فلسطین اور مراکو سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مراکو سے تعلق رکھنے والے کئی احمدی یوکے اور فرانس میں موجود ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو آئس لینڈ تبلیغ کیلئے بھجوایا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے مسٹر بیارنی سے فرمایا کہ ایک آرٹیکل میں میں نے پڑھا ہے کہ آئس لینڈ کے لوگوں کی Origin کے بارے میں تحقیق ہو رہی ہے۔ ایک شخص یو ایس اے گیا تھا۔ وہاں سے آئس لینڈ واپس آکر اس نے اس نہج پر کام کیا ہے تا کہ وہ اپنے آباء و اجداد کے بارے میں معلوم کر سکیں۔ مسٹر بیارنی نے کہا کہ ہاں اب وہ DNA ٹیسٹ کے ذریعے اس بارہ میں جاننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حضور انور نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنا DNA ٹیسٹ کرایا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ Officialy تو نہیں البتہ پرائیویٹ طور پر کرایا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے مکرم ہاشم صاحب سے پوچھا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے جلسے کو بہت اچھا پایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیسا کہ میں نے اس سے پہلے (ہفتے کے روز بیرونی ممالک سے آنے والے وفود کے ساتھ چائے پر ہونے والی ملاقات میں) ذکر کیا تھا کہ اس سے قبل جماعت کے بارے میں جو مختلف ذرائع سے سُنا ہوا تھا اس سے بالکل مختلف دیکھا اور بہت اچھا ماحول یہاں پایا ہے۔ اب واپس جا کر میں ان لوگوں کو جو مجھے ڈراتے تھے بتاؤں گا کہ اصل حقیقت کیا ہے۔

اس پر حضور انور نے انہیں یہ واقعہ سنایا کہ عرب کے کسی شہر سے ایک بہت بڑا شاعر مکہ آیا اسے لوگوں نے بتایا کہ یہاں ایک شخص محمد (ﷺ) ہیں۔ انکی باتیں نہ سننا کیونکہ وہ جادوگر ہیں۔ اس پر اس نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی اور جب وہ خانہ کعبہ میں گیا تو آنحضرت ﷺ تلاوت فرما رہے تھے اس نے دل میں کہا کہ مَیں خود سمجھدار ہوں۔ اچھے بُرے کو سمجھتا ہوں اور عرب کے کلام کو بھی اچھی طرح سمجھتا ہوں اسلئے اگر کوئی کلام میرے کان میں پڑے گا تو مَیں خود سمجھ لوں گا۔ چنانچہ اس نے پہلے ایک کان سے روئی نکالی کیونکہ کلام

بہت پیارا تھا اس نے دوسرے کان سے بھی روئی نکال دی۔ جب آنحضرت ﷺ گھر جانے لگے تو وہ پیچھے پیچھے ہولیا اور آنحضرت ﷺ کو اپنے کان میں روئی ڈالنے کا سارا واقعہ سنا کر وہ کہنے لگا کہ مَیں نے آپ کے کلام کو بہت اچھا پایا ہے۔

یہ واقعہ سنانے کے بعد حضور انور نے مسٹر ہاشم سے پوچھا کہ آپ نے کے سا پایا تو انہوں نے کہا کہ جو سن رکھا تھا اس سے بالکل Opposit پایا ہے۔ اب میں اس قابل ہوں کہ سب کو جا کر بتا سکوں کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ حضور انور نے مکرم عبدالشکور اسلم صاحب صدر جماعت آئس لینڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسٹر ہاشم سے کہا کہ اب تم ان کے ساتھ رہنے کے لئے جلد آجاؤ گے۔ اسپر مسٹر ہاشم نے خوشی کا اظہار کیا۔ حضور انور نے ان سے MTA کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اب تک صرف ایک دفعہ دیکھنے کا موقع ملا ہے ۔مکرم صدر صاحب آئس لینڈ نے بتایا کہ ہم انٹرنیٹ کے ذریعے دیکھتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یو کے سے ایک آلہ ملتا ہے جو انٹرنیٹ کے ذریعے مختلف چینلز دکھا دیتا ہے، وہ لے جائیں اور اس کے ذریعے MTA دکھائیں۔

یہ ملاقات قریباً 20 منٹ جاری رہی۔ جس کے آخر میں حضور انور کے ساتھ علیحدہ علیحدہ اور پھر گروپ فوٹو بنوائے گئے۔

بلغاریہ کے وفد سے ملاقات

بلغاریہ کا وفد چونکہ بڑا تھا اس لئے اس وفد سے ملاقات کا انتظام مسجد بیت السبوح میں کیا گیا تھا۔ حضور انور جب مسجد میں داخل ہوئے تو سب اراکین وفد احتراماً کھڑے ہو گئے۔ کرسی پر رونق افروز ہونے کے بعد حال دریافت فرمایا کہ پہلی دفعہ کون کون آئے ہیں اور جلسہ کیسا لگا ہے؟ وفود کے ممبران نے جلسے کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے یہاں بہت اچھا ماحول پایا ہے۔ اللہ اور رسول کی باتیں ہوتی رہی ہیں۔ اسکے بعد ایک صحافی نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ جماعت احمدیہ ایک عالمگیر جماعت ہے لیکن یہاں جو باتیں ہوئی ہیں وہ خالصتاً اپنے ماحول کی ہوئی ہیں باقی دنیا کے متعلق کچھ نہیں کہا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے جلسے کا ایک روحانی ماحول ہوتا ہے اور خالصتاً دینی اور روحانی ماحول میں عبادات اور تربیت کی باتیں ہوتی ہیں لیکن اس میں بھی اگر آپ دیکھیں تو میں نے مختلف باتوں کا ذکر کیا ہے مثلاً اس وقت دنیا میں جو مالی نظام چل رہا ہے اس نے انسانوں کو ایک غلامی کے شکنجے میں جکڑا ہوا ہے اس پر بھی مَیں نے روشنی ڈالی ہے۔ ہمارا اصل کام اخلاقی طور پر تربیت کرنا ہے نہ کہ سیاسی باتوں پر وقت دینا۔ حضور نے فرمایا اس وقت کئی مسلمان جہادی تنظیمیں اسلام کے نام پر ظلم کی راہ اختیا کئے ہو ہے ہیں جبکہ اسلام صلح و آشتی اور امن کا مذہب ہے ان جہادی تنظیموں کے بارے میں بھی میں نے اپنی تقریر میں ذکر کیا ہے۔ سیاسی باتیں کرنے کے تو بہت سے مواقع ہوتے ہیں۔ اسپر صحافی نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ میرا مقصد سوال کرنے کا یہ تھا کہ جماعت کو سیاست میں بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے میں نے دوستانہ مشورے کے طور پر یہ سوال کیا تھا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ مَیں نے بھی آپ کو دوست سمجھ کر ہی جواب دیا ہے۔ مَیں نے برا نہیں منایا۔ اسی صحافی نے پھر دوبارہ سوال کیا کہ مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جماعت کو سیاسی میدان میں بھی آگے آنا چاہئے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے جہاں جہاں ہماری تعداد زیادہ ہے مثلاً افریقہ میں تو وہاں خدا کے فضل سے ہمارا ایک رول ہے۔ پاکستان میں غیر مسلم قرار دینے سے قبل ہمارے احمدی اسمبلیوں کے ممبر منتخب ہوتے رہے ہیں اس کے علاوہ مَیں جب مختلف ممالک کے دوروں پر جاتا ہوں تو ان ممالک کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے انہیں مناسب مشورے بھی دیتا ہوں۔ مختلف ملکوں میں ہماری جماعت بھی سیاستدانوں کو عوام کی صحیح رنگ میں خدمت کرنے کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اور انشاء اللہ جب بلغاریہ میں بھی احمدیوں کی تعداد اتنی ہو جائیگی تو پھر ہم دیکھیں گے کہ وہاں کے احمدی منتخب ہو کر ملک کی بہتری کے لئے کیا کام کر سکتے ہیں۔

اس صحافی نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ پاکستان میں اسمبلی نے جماعت کو جو غیر مسلم قرار دیا ہوا ہے آپ کو اس بارے میں آواز اٹھانی چاہئے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ ہمیں جس جس فورم پر موقعہ ملا ہے اور جس حد تک لوگوں کو بتانے کی ضرورت ہے بتایا ہے کہ انہوں نے جو فیصلہ کیا ہے غلط ہے لیکن ہمیں کسی پارلیمنٹ سے مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور ہم اللہ کی نظر میں مسلمان ہوتے ہوئے اسلام کا پیغام دنیامین پھیلا رہے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ جھوٹا ہوتا تو خدا تعالیٰ اب تک ہمیں کب کا ختم کر چکا ہوتا وہ خدا تو سب طاقتوں کا مالک ہے انہوں نے تو فیصلہ کر کے سمجھ لیا تھا کہ جماعت اب ختم ہو جائے گی لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے جماعت پوری دنیا میں پھیل رہی ہے اور لکھو کھہا کی تعداد میں لوگ احمدی ہو رہے ہیں۔ آخر پر اس صحافی نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ میں سب کی طرف سے آپ کی مہمانوازی کا شکر گزار ہوں یہ جو ہماری پہلی ملاقات ہے اس نے آپ میں اور ہمارے درمیان پل کا کام کیا ہے اور یہ ہماری آپس میں محبت بڑھانے کا کام دیگا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ انشاء اللہ اب یہ رابطے بڑھتے چلے جائیں گے اور ہماری آپس کی یہ ملاقاتیں بڑھتی چلی جائیں گی۔ اس کے بعد ایک دوسرے صحافی نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ بلغاریہ میں جو آپ کے حالات ہیں عمومی طور پر لوگ اچھی رائے رکھتے ہیں پبلک آپ کے خلاف نہیں ہے بلکہ کچھ مخصوص لوگوں نے گونمنٹ کو آپ کے خلاف کیا ہوا ہے۔ آپ کی دعوت پر ہم یہاں آئے ہیں لیکن یہاں آنے پر ہمیں کسی نے نہیں روکا۔ سب آپ کی عزت کرتے ہیں۔ مَیں نے ایک اخبار میں آرٹیکل لکھا ہے اور حضور کی تصویر بھی شائع کی ہے کسی نے اس پر منفی ردعمل نہیں دکھایا۔ اس پر حضور انور نے انکا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ آج کے دور میں پریس ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ بلغاریہ میں مذہبی راہنماؤں کا ایک مخصوص طبقہ ہے جو جماعت کے خلاف ہے ان کے متعلق آرٹیکل لکھنے چاہئیں کہ یہ معدودے چند مذہبی مُلّاں ہیں جو جماعت کی مخالفت کرتے ہیں جبکہ عام لوگ جماعت کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اس طرح جب میڈیا شر پسندوں کو مسلسل پوائنٹ آؤٹ کرے گا اور جب مسلسل یہ بات سمجھائی جائے گی تو عوام پیار محبت اور امن کا ساتھ دیں گے مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ بھی مسلسل ایسے آرٹیکل لکھتے رہیں گے۔ یہ پوائنٹ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اس کام کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اگر آئندہ آنے والی نسلوں کو اس پر شرمندگی اٹھانی پڑے۔ بلغاریہ میں انشاء اللہ احمدیت پھیلے گی اس لئے آج کی نسل کا کام ہے کہ آگے آئے اور اپنے لوگوں کو سمجھائے کہ سچائی کیا ہے اور حکومت مولویوں کے کہنے پر مخالفت نہ کرے۔ آخر پر انہوں نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد ایک اور دوست نے کھڑے ہو کر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور جلسے کی کامیابی پر مبارکباد دی کہ تمام جلسہ بہت اچھی طرح آرگنائز کیا گیا تھا۔ میں آپ کی مہمان نوازی کا دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے سوال کیا کہ آپ روحانی طور پر لوگوں کی تربیت تو کر رہے ہیں کیا آپ کا مالی لحاظ سے بھی کوئی نظام ہے جو غریبوں کو اٹھا کر خود اپنے پاؤں پر کھڑا کرتا ہو؟ حضور نے فرمایا کہ جہاں تک غریبوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کا تعلق ہے ہم اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق افریقہ اور ایشیا میں مختلف غریب ممالک میں خدمت خلق کے کام کر رہے ہیں۔ سکول ہسپتال اسوقت کام کر رہے ہیں۔ مستحق طلبا کو تعلیمی وظایف بھی دئے جاتے ہیں۔ لیکن ایسٹ یورپ کے ملکوں خصوصا بلغاریہ میں ہمیں اسطرح کی رسائی حاصل نہیں ہے اور پتہ نہیں کہ یہ پابندیاں کب ختم ہوں گی۔ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات کے جذبے کے ساتھ جماعت ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعے بھی غریبوں کی تکالیف دور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ جس حد تک ہمارے وسائل ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے ہم یہ کام کر رہے ہیں۔ امیر ممالک کی طرح ہمارے بڑے بڑے بجٹ تو نہیں ہیں۔ ان امیر ملکوں اور چیریٹیز کے بڑے بڑے بجٹ رفاہی کاموں پر خرچ ہونے کی بجائے زیادہ تر انکے اپنے ہی عملے کی تنخواہوں اور دیگر کاموں پر ہی خرچ ہو جاتے ہیں۔ ہماری اس وقت کہیں کوئی حکومت نہیں اگر کسی چھوٹے سے ملک میں بھی ہماری حکومت قائم ہوگئی تو آپ دیکھیں گے ہم اس ملک کی ترقی اور غریبوں کیلئے کیا کام کرتے ہیں۔ اس پر انہوں نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد ایک وقف نو بچے نے عرض کیا کہ میرے سر میں رسولی ہے اور سر میں درد رہتی ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ آپریشن کریں گے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ ڈاکٹروں کے مشورے پر چلیں جو بھی میڈیکل رپورٹ آئے مجھے بتائیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ جب یہ بچہ حضور انور سے مصافحہ کرنے آیا تو حضور نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

حضور انور نے بچوں اور بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم کی۔ بڑی عمر کی خواتین سلام عرض کرتی ہوئی حضور انور کے پاس سے گزرتی رہیں۔

ایک خاتون نے قریب آ کر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور اپنے تعارف میں بتایا کہ وہ ایک احمدی کی کلاس فیلو ہیں اور ایم اے انگلش کیا ہوا ہے۔ مَیں جلسے کی کامیابی اور آپ کا مشن مکمل ہونے پر مبارکباد دیتی ہوں۔ حضور انور نے ان سے فرمایا کہ مشن تو ابھی مکمل نہیں ہوا مشن تو جاری ہے جلسہ مکمل ہوا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے تمام مردوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ ایک دوست نے مصافحہ کرتے ہوئے بتایا کہ میں مذہباً عیسائی ہوں مگر یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ غالب آجائیں گے ایک اور دوست نے کہا کہ مَیں آپ کی لمبی زندگی کی دعا کرتا ہوں لوگ آپ کو بہت پیار کرتے ہیں۔ پھر ایک اور دوست نے اس بات اظہار کیا کہ مَیں واپس جا کر اپنے لوگوں کو بتاؤں گا کہ آپ لوگ کتنے اچھے ہیں۔ پھر ایک صحافی نے مصافحہ کرتے ہوئے حضور انور کو بتایا کہ مَیں نے آپ کی جماعت کے بارے میں ڈاکومنٹری رپورٹ تیار کر کے چلائی ہے اس سے بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ حضور نے ان سے کہا کہ اس ڈاکومنٹری فلم کو ایک مرتبہ پھر چلائیں۔ آخر پر ایک خاتون تشریف لائیں اور کہا مَیں آپ کی صحت، کامیابیوں اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہوں۔ ایک بلغارین دوست نے حضور انور سے چند منٹ کے لئے علیحدہ ملنے کی درخواست کی اس پر حضور انور نے انہیں شام ساڑھے پانچ بجے کا وقت عطا فرمایا۔

آخر پر ایک اور دوست ملنے کے لئے آئے اور کہا کہ مَیں آپ کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں آپ کا محبت کا پیغام بہت اچھا ہے حضور انور نے انہیں تحفۃً ایک قلم عطا فرمایا۔

انفرادی ملاقاتیں

وفود سے ملاقاتوں کے بعد انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو دو بجکر پینتالیس تک جاری رہیں اس دوران جرمنی کے علاوہ پاکستان ،سویڈن، نائجیریا، سپین، پرتگال، شام، اٹلی، البانیہ، فرانس اور سنگاپور سے تعلق رکھنے والے 32 خاندانوں اور 20 Individuals کو ملا کر کُل 153 افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اسکے بعد حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔

اعلانات نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے حسب ذیل چار نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

ماہم مرزا صاحبہ بنت مکرم مرزا مسیح احمد صاحب بہمراہ ہمایوں لطیف بٹ صاحب ابن مکرم عبدالباسط بٹ صاحب (ڈنمارک)، سیدہ سفینہ یاسمین بنت مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب بہمراہ فہیم احمد غفار صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی۔ عائشہ غفار صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی بہمراہ انتصار احمد صاحب ابن مکرم انتخاب احمد صاحب، نجمہ نسرین صاحبہ بنت مکرم طاہر احمد ظفر صاحب بہمراہ فلک شیر میاں صاحب ابن مکرم ظفر اللہ محمود صاحب۔ فلک شیر میاں صاحب کے وکیل کے طور پر مکرم طارق احمد ظفر پیش ہوئے۔

حضور انور نے دعا کرانے سے پہلے فرمایا "اللہ مبارک کرے آئیں دعا کر لیں۔ اللہ تمام رشتے ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب فرمائے اور انہیں پیار اور محبت اور وفا کے ساتھ زندگیاں گزارنے کی توفیق دے اور ان سے جماعت کی خدمت کرنے والے وجود پیدا ہوتے رہیں"۔ اسکے بعد دعا کروائی اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی ملاقاتیں

شام چھ بجے کے بعد انفرادی ملاقاتوں کا دوسرا دور شروع ہوا جس میں حضور انور نے جرمنی، پاکستان، ہندوستان، سپین، اٹلی، سویڈن، امریکہ، کینیڈا، جاپان، ڈنمارک، نائجیریا اور بلغاریہ کے افراد کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ ملاقاتوں کے اختتام پر حضور انور نے 9 بجکر 51 منٹ پر مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشا پڑھائیں۔ حضور انور نے نماز مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الفلق، دوسری رکعت میں سورۃ الناس اور نماز عشا کی پہلی رکعت میں سورۃ والشّمس ور دوسری رکعت میں سورۃ الضحیٰ کی تلاوت فرمائی۔

باربے کیو

نمازوں کی ادائیگی کے بعد جماعت جرمنی کی طرف سے بیت السبوح کی چھت پر باربے کیو کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور نے ازراہ شفقت اس میں شمولیت فرمائی۔ حضور انور کباب اور تکے بنانیوالے احباب کے پاس تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر حضور انور نے فوٹو گرافر کو ہدایت کی کہ کھانے کے دوران تصاویر نہیں بنانی۔ اسی وقت کھانے سے پہلے حضور انور نے بعض احباب کو فوٹو بنوانے کا موقعہ بھی عطا فرمایا۔ رُسلزہائم کے مقامی امیر مکرم شاہد لطیف انجم صاحب نے مسجد بیت الغفور کی تعمیر کے حوالے سے ذکر کیا۔ اس پر حضور انور نے مکرم امیر صاحب جرمنی کو ارشاد فرمایا کہ جامعہ احمدیہ کے پراجیکٹ کی وجہ سے 100 مساجد کے منصوبہ کا Excuse نہیں ہونا چاہئے۔ حضور انور نے مکرم امیر صاحب سے فرمایا کہ کیا آپ اس سال 7 مساجد تعمیر کر لیں گے؟ باربے کیو کے دوران اس طرح کے متفرق امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ باربے کیو کا انتظام کرنے والوں نے تربوز اور لسی کا انتظام بھی کیا ہوا تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لسّی اور تربوز کا کوئی جوڑ نہیں۔ اس لئے جنہوں نے لسّی پی ہے وہ تربوز نہ کھائیں۔

صبح سے رات گئے تک جماعتی کاموں میں انتہائی مصروف دن گزارنے کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

18 اگست 2009ء بروز منگل:

حضور انور نے نماز فجر صبح 5 بجکر 15 منٹ پر مسجد بیت السبوح فرانکفورٹ میں پڑھائی۔ نماز فجر کی پہلی رکعت میں حضور انور نے سورۃ البقرہ کی آیات 256 تا 258 اور دوسری رکعت میں سورۃ اٰلِ عمران کی آیات 26 تا 28 کی تلاوت فرمائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نون سپیٹ ہالینڈ کیلئے روانگی

چونکہ پروگرام کے مطابق حضور انور کے دورہ جرمنی کا آج آخری دن تھا اسلئے حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے بچے بوڑھے خواتین اور نوجوان بہت پہلے سے ہی بیت السبوح میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔حضور انور صبح 10 بجکر 20 منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے گیلری میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب (جو لندن سے حضور انور کے خطابات کی انگریزی ٹرانسلیشن کیلئے جرمنی آئے ہوئے تھے) اور مکرم منظور احمد شاد صاحب معاون شعبہ امور عامہ جرمنی سے انکا حال دریافت فرمایا اور پھر دورویہ کھڑے احباب جماعت کے ہجوم میں سے گزرتے ہوئے اپنی کار کے پاس تشریف لائے اور سفر پر روانگی سے قبل دعا کرائی۔کار میں سوار ہونے سے قبل مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے انصار اللہ کی طرف سے شائع کردہ خصوصی شمارہ کی ایک کاپی حضور انور کی خدمت میں پیش کی اس شمارے میں شائع کی جانے والی تصویر دیکھ کر حضور انور نے ان سے استفسار فرمایا کہ کیا یہ تصویر شائع کرنے کی آپ نے اجازت لی ہوئی ہے؟ اس پر حضور انور نے مکرم پرائیویٹ سیکریٹری صاحب سے جماعتوں کو اشاعت سے قبل اجازت لینے کی ہدایت کے بارے میں استفسار فرمایا تو بتایا گیا کہ وکالت تبشیر کے ذریعے یہ ہدایت بھجوائی جا چکی ہے۔جس پر حضور انور نے مکرم صدر صاحب کو اس قسم کی مرکزی ہدایت کی تعمیل کی طرف توجہ دلائی۔اس کے بعد حضور انور اپنی گاڑی میں تشریف فرما ہوئے اور حضور انور کا قافلہ دعائیہ نظموں کی گونج میں بیت السبوح کے گیٹ سے باہر نکل کر اپنی منزل کی طرف ہالینڈ روانہ ہو گیا۔

قریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ کی مسافت طے کرنے کے بعد قافلہ سروسز پر رکا۔یہاں حضور انور مکرم امیر صاحب جرمنی کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔اس دوران ایک مسافر جو عرب معلوم ہوتا تھا وہاں آکر رُکا۔حضور انور کو دیکھ کر اس نے با آواز بلند السلام علیکم کہا اور پھر وہاں موجود احباب سے حضور انور کی بابت معلوم کیا۔اس جگہ 25 منٹ تک رکنے کے بعد قافلہ قریباً نصف گھنٹہ کی مسافت کے بعد جرمنی کی حدود کے اندر ہالینڈ کے بارڈر سے قریباً 50 کلومیٹر کے فاصلے پر دوبارہ رکا جہاں مکرم ہبۃ النور فرہاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ کے ہمراہ مکرم عبدالحمید صاحب فان درفیلدن نائب امیر ہالینڈ، مکرم نعیم احمد صاحب خرم مبلغ انچارج ہالینڈ، مکرم حامد کریم صاحب مبلغ سلسلہ ہالینڈ، مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب نائب امیر و صدر انصار اللہ ہالینڈ، مکرم داؤد اکمل صاحب صدر خدام الاحمدیہ ہالینڈ، مکرم ڈاکٹر زبیر اکمل صاحب جنرل سیکریٹری، مکرم لئیق احمد چوہدری صاحب سیکریٹری صنعت و تجارت، مکرم عبدالعزیز عارف صاحب صدر جماعت ایمسٹرڈیم، مکرم سلمان شاہد صاحب صدر جماعت دی ہیگ کے علاوہ دیگر خدام پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کیلئے پہلے سے وہاں موجود تھے۔حضور انور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے اور انہیں شرف مصافحہ عطا فرمایا۔فرانکفورٹ سے ساتھ آئے ہوئے جماعت جرمنی کے وفد جس میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مشنری انچارج جرمنی، مکرم حافظ مظفر عمران صاحب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم عدیل خرم عباسی صاحب جنرل سیکریٹری، مکرم محمد یحیٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکریٹری، مکرم محمد عبداللہ سپرا صاحب، مکرم فیضان اعجاز صاحب، مکرم عمران ذکاء صاحب، مکرم عطاء الغفور صاحب، مکرم عبدالقدوس بسرا صاحب، مکرم محمود احمد صاحب، مکرم غالب ملک صاحب، ایم ٹی اے جرمنی کی ٹیم اور دیگر خدام شامل تھے کو یہاں سے واپس جانے کی اجازت فرماتے ہوئے شرف مصافحہ اور تصاویر بنوانے کا موقعہ عطا فرمایا۔اسکے بعد جرمنی کی جگہ جماعت ہالینڈ کی گاڑی نے لیڈنگ پوزیشن سنبھالی اور قافلہ 2 بجکر 40 منٹ پر نون سپیٹ ہالینڈ پہنچا۔یہاں احباب جماعت ہالینڈ نے حضور انور کا پرتپاک استقبال کیا۔اس موقعہ پر عزیزہ لبینہ احمد اور عزیزہ تانوجہ بلال نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔حضور انور نے سیڑھیاں چڑھ کر اپنی رہائش گاہ کے دروازے کے سامنے اونچی جگہ سے استقبال کے لئے آنے والوں پر ایک نظر ڈالی اور ہاتھ ہلا کر السلام علیکم کہا۔پھر حضور انور نماز ظہر و عصر کی تیاری کی ہدایت فرما کر اپنی رہائش گاہ کے اندر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر بعد تشریف لا کر مسجد بیت النور میں نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔

دوپہر کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حضور انور کچھ وقت کیلئے مسجد کے قریب واقع شاپنگ سنٹر میں اپنے خدام کے ہمراہ تشریف لے گئے۔شام 8 بجکر 30 منٹ پر حضور انور نے لجنہ اور ناصرات کو اجتماعی ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔حضور انور قریباً 45 منٹ تک ان کے درمیان رونق افروز رہے۔اس موقعہ پر ناصرات نے حضور انور کی خدمت میں نظمیں اور ترانے پیش کر کے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا۔حضور انور نے انہیں چاکلیٹ اور قلم عطا فرمائے۔

9 بجکر 15 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت النور میں نماز مغرب و عشا پڑھائیں۔حضور انور نے مغرب کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ النصر اور نمازِ عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ الزلزال دوسری رکعت میں سورۃ التکاثر کی تلاوت فرمائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد تمام احباب جماعت کے ساتھ باربے کیو کا انتظام تھا حضور انور نے ازراہ شفقت اس میں شرکت فرمائی اور قریباً ایک گھنٹہ تک احباب جماعت میں رونق افروز رہنے کے بعد اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مورخہ 19 اگست 2009ء بروز بدھ:

حضور انور نے نماز فجر صبح 5 بجکر 30 منٹ پر مسجد بیت النور نون سپیت ہالینڈ میں پڑھائی۔پہلی رکعت میں حضور انور نے سورۃ الکہف کی آیت نمبر 103 تا 107 اور دوسری رکعت میں 108 تا 111 کی تلاوت فرمائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح کی سیر: صبح 6 بجے حضور انور سیر کا مخصوص لباس زیبِ تن فرمائے، عصا ہاتھ میں لئے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت النور سے ملحقہ جنگل کی طرف پیدل سیر کیلئے تشریف لے گئے۔آپ کے ساتھ حفاظتی عملے کے علاوہ مکرم ہبۃ النور فرہاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ، مکرم نعیم احمد خرم صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ، مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ سلسلہ ہالینڈ، مکرم داؤد اکمل صاحب صدر خدام الاحمدیہ ہالینڈ، مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب صدر انصار اللہ ہالینڈ اور بعض دیگر خدام نے سیر میں حضور انور کے ہمراہ جانے کا شرف حاصل کیا۔دوران سیر حضور انور مکرم امیر صاحب ہالینڈ کے ساتھ بعض جماعتی مسائل اور ذیلی تنظیموں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کے علاوہ دیگر امور کے بارے میں گفتگو فرماتے رہے اور قریباً دو کلومیٹر پیدل سیر کرتے ہوئے ایک خوبصورت جھیل پر پہنچے۔جھیل کے سبزی مائل پانی میں طلوع آفتاب کی شفق کا عکس خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا۔جھیل کا چکر مکمل کرنے کے بعد حضور انور کچھ دیر کیلئے جھیل کے کنارے پر رکے اور محمود احمد خان صاحب (رکن عملہء حفاظت) سے دوربین کے بارے میں دریافت فرمایا۔اس کے بعد حضور انور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ ہالینڈ سے مخاطب ہوئے اور استفسار فرمایا کہ آپ کے کتنے خدام نے رائیڈنگ (گھوڑسواری) سیکھنی شروع کی ہے۔بتایا گیا کہ 15 خدام نے شروع کر دی ہے۔مقامی ڈچ احمدی مکرم حنیف صاحب نے تو چھ ماہ کی ٹریننگ بھی مکمل کر لی ہے اور وہ اب اپنا گھوڑا خرید رہے ہیں۔بعد ازاں حضور انور نے مکرم حنیف صاحب کی تحریری درخواست پر ان کے گھوڑے کا نام "اشکر" تجویز فرمایا۔حضور انور نے مکرم صدر صاحب سے فرمایا کہ آپ نے خود بھی سیکھنی شروع کی ہے یا نہیں؟ حضور انور نے فرمایا لجنہ کی رپورٹ ملی ہے کہ انہوں نے بھی سیکھنی شروع کر دی ہے۔مکرم حامد کریم محمود صاحب اور مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب کے (جامعہ احمدیہ یوکے میں زیرِ تعلیم) بچوں کے بارے میں خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ماشاء اللہ دونوں پڑھائی میں سنجیدہ ہیں۔اسکے بعد حضور انور مشن ہاؤس کی طرف روانہ ہوئے راستے میں مکرم حامد کریم محمود صاحب کے ربوہ میں ہونے والے آپریشن کے حوالے سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے بارے میں فرمایا کہ وہاں ماشاء اللہ اچھا کام ہو رہا ہے۔حضور انور نے ہالینڈ کی موجودہ صورت حال کو مدّ نظر رکھتے ہوئے نیا لٹریچر تیار کرنے کے بارے میں بھی ہدایات سے نوازا۔راستے میں حضور انور نے مکرم امیر صاحب ہالینڈ سے دریافت فرمایا کہ ہالینڈ میں کتنے دریا ہیں؟ بتایا گیا کہ MAAS اور RIYN دو دریا ہیں۔یہاں کی نہروں اور کھالوں میں پانی انہیں دریاؤں سے مہیا کیا جاتا ہے۔واپسی پر سورج نکل چکا تھا اور سورج کی سنہری کرنیں درختوں کی چوٹیوں پر پڑ کر انکے حسن کو دوبالا کر رہی تھیں۔قریباً سوا گھنٹے کی سیر کے بعد حضور انور بیت النور واپس تشریف لے آئے۔

لنڈن کیلئے واپسی

آج لنڈن کیلئے واپسی تھی۔حضور انور 11 بجکر 20 منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مختلف شعبوں میں کام کرنے والے احباب کو اپنے ساتھ فوٹو بنوانے کی سعادت بخشی۔اپنے محبوب آقا کو الوداع کہنے کیلئے مرد و زن بچے بوڑھے نون سپیٹ مشن کے احاطے میں جمع تھے۔روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کرائی۔لجنہ اور ناصرات نے دعائیہ اشعار کے ساتھ اپنے محبوب امام کو الوداع کیا۔جماعت ہالینڈ کی لیڈنگ کار کے ساتھ قافلہ Calais کی بندرگاہ کیلئے روانہ ہوا۔

قافلہ بیلجئیم کی حدود میں سے گزرتا ہوا 2 بجکر 55 منٹ پر سروسز پر رکا۔یہاں دوپہر کا کھانا کھایا گیا۔اس دوران وہاں حضور انور کی پرنور شخصیت کے بارے میں دریافت کرنے والے بیلجئیم کے مقامی افراد کو مکرم امیر صاحب ہالینڈ نے ڈچ زبان میں تعارفی لٹریچر فراہم کیا۔جس پر انہوں نے بے حد خوشی کا اظہار کیا۔کھانے سے فارغ ہونے کے بعد سروسز کی گراؤنڈ میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔مکرم عبدالقیوم عارف صاحب نے اذان دی۔حضور انور نے اپنے خدام، جو وضو کر رہے تھے کا انتظار فرمایا تا کہ سب نماز میں شامل ہو سکیں اس روز تیز دھوپ کی وجہ سے موسم کافی گرم تھا۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد قافلہ دوبارہ روانہ ہوا اور 5 بجکر 10 منٹ پر Calais پہنچا یہاں حضور انور نے الوداع کہنے کے لئے ساتھ آنے والے وفد کے ممبران مکرم ہبۃ النور فرہاخن صاحب، مکرم نعیم احمد خرم صاحب، مکرم ڈاکٹر زبیر اکمل صاحب، مکرم داؤد اکمل صاحب، مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب، مکرم عبدالحمید فان درفیلدن صاحب، مکرم حامد کریم صاحب، مکرم باسط جٹ صاحب، مکرم لئیق احمد چوہدری صاحب، مکرم ضیاء القمر صدیقی صاحب، مکرم مظفر حسین آرائیں صاحب، مکرم عبدالودود صاحب، مکرم عبدالقیوم عارف صاحب، مکرم ظفر ڈوگر صاحب، مکرم کاشف شکور صاحب، مکرم محمد عبدالحئی صاحب، مکرم شیراز ہارون صاحب اور مکرم مومن صاحب کو شرف مصافحہ بخشا اور یورپ کے وقت کے مطابق 5 بجکر 20 منٹ پر امیگریشن کی معمول کی کاروائی سے فارغ ہونے کے بعد P&O کی فیری "Pride of Calais" پر قافلے کی گاڑیوں کو Priority کی بنیاد پر سب سے پہلے بورڈ کیا گیا۔حضور انور حسب معمول عام سیڑھیوں سے فیری کے لاؤنج میں تشریف لے گئے۔فیری 5 بجکر 40 پر روانہ ہوئی اور یوکے کے وقت کے مطابق 6 بجکر 15 منٹ پر Dover کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوئی۔یہاں مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر، مکرم رفیق حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت، مکرم ظہور احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکریٹری، مکرم مرزا ناصر انعام احمد صاحب، مکرم ولید احمد صاحب صدر انصار اللہ یوکے، مکرم ٹومی کالون صاحب صدر خدام الاحمدیہ یوکے اور مکرم خالد اکرم صاحب رکن عملہ حفاظت کے علاوہ بعض دیگر خدام حضور انور کے استقبال کیلئے وہاں پہلے سے موجود تھے۔جب گاڑیاں بندرگاہ سے باہر آئیں تو جماعت یوکے کی کار نے لیڈ کیا اور قافلہ مسجد فضل لنڈن کیلئے روانہ ہوا۔

مسجد فضل لنڈن میں شاندار استقبال:

شام 8 بجکر 5 منٹ پر حضور انور کی گاڑی مسجد بیت الفضل لندن کے گیٹ میں داخل ہوئی۔یہاں اپنے آقا کے استقبال کیلئے ایک جم غفیر تھا۔حضور انور کے گاڑی سے باہر تشریف لانے پر عزیز مطرف احمد نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔حضور انور پہلے خواتین اور بچیوں کی طرف گئے جنہوں نے دلکش نغمے اور ترانے گا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔اس کے بعد مردوں کی طرف تشریف لائے جہاں نعرہ ہائے تکبیر اور پرجوش ترانوں سے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا گیا۔حضور انور نماز مغرب و عشا کی تیاری کی ہدایت فرما کر اپنی رہائش گاہ کے اندر تشریف لے گئے۔

اس سفر میں جنہیں حضور انور کے ساتھ قافلے میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی انکے نام حسبِ ذیل ہیں۔حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب، صاحبزادی ہبۃ الرؤف صاحبہ، صاحبزادہ مرزا سعد شریف احمد سلمہ اللہ تعالیٰ، مکرم فاتح احمد خان ڈاہری صاحب (انچارج انڈیا ڈیسک)، مکرمہ صاحبزادی امۃ الوارث فرح صاحبہ، عزیزم منصور احمد ڈاہری سلمہ اللہ تعالیٰ، عزیزہ یسریٰ سلمہا اللہ تعالیٰ، مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب (ناظر بیت المال خرچ)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکریٹری)، مکرم میر محمد احمد صاحب (نائب افسر حفاظت)، مکرم بشیر احمد صاحب (اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکریٹری)، مکرم ناصر سعید صاحب (رکن عملہ حفاظت)، مکرم محمود احمد خان صاحب (رکن عملہ حفاظت)، مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (رکن عملہ حفاظت)، مکرم نصیر الدین ہمایوں صاحب (رکن عملہ حفاظت)، مکرم خواجہ عبدالقدوس صاحب (رکن عملہ حفاظت)، مکرم ندیم احمد امینی صاحب اور خاکسار مبارک احمد ظفر۔

مکرم بشیر احمد صاحب کو اس سفر میں حضور انور کی گاڑی ڈرائیو کرنے کا شرف حاصل رہا جبکہ مکرم ندیم امینی صاحب نے بمع گاڑی اپنی خدمات پیش کیں۔ رپورٹ کی تیاری میں مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب سیکرٹری تبلیغ جرمنی، مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب شعبہ تبلیغ جرمنی، مکرم غلام مصطفےٰ صاحب شعبہ ملاقات جرمنی نے ریکارڈ اور دیگر معلومات کی فراہمی اور مکرم حماد احمد صاحب بورکینا فاسو، مکرم عاصم ایوب صاحب جرمنی اور مکرم مقصود الحق صاحب لنڈن نے بطور خاص رپورٹ کی ٹائپنگ میں معاونت کی۔**فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔**

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل مورخہ ۲/اکتوبر ۲۰۰۹)

☆☆☆

پانچ روزہ نیشنل فٹ بال کوچنگ کلینک کیمپ

زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

(Elite)ای لیٹ فٹ بال اکیڈمی UK کے چیرمین جناب چرن جیت سنگھ گل صاحب کی پیش کش اور تعاون سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام پانچ روزہ نیشنل فٹ بال کوچنگ کلینک کیمپ کا انعقاد مورخہ 28/اکتوبر تا یکم نومبر 2009ء احمدیہ گراؤنڈ قادیان دارالامان میں کیا گیا۔ اس کیمپ کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی سفارش پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت 1,15,000/- (ایک لاکھ پندرہ ہزار روپئے) مرکزی فنڈ سے عنایت فرمائے۔ **اللھم اید امامنا بروح القدس و بارک لنا فی عمرہ و امرہ۔**

محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے اس کیمپ کے جملہ انتظامات کو بخوبی سرانجام دینے کے لئے درج ذیل کمیٹی تشکیل دی: (۱) محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت (صدر کمیٹی) (۲) محترم افسر صاحب اسپورٹس (سیکریٹری) (۳) محترم ناظر صاحب امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان (ممبر) مذکورہ کمیٹی نے کاموں کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کر کے منتظمین مقرر کئے۔ اس کیمپ میں ٹریننگ دینے کے لئے انگلینڈ سے تین انٹرنیشنل کوچ صاحبان تشریف لائے۔

1) Tommy Taylor (Player for West Ham United Football Club)
2) Lee Taylor (Youth Coach for Liverpool Football Club)
3) David Riddler (Retired Coach for Liverpool Football Club)

یہ معززین UK سے مورخہ 27/اکتوبر دوپہر 2 بجے امرتسر ایرپورٹ پہنچے۔ کیمپ کی تشہیر کے لئے بٹالہ میں پریس کے نمائندگان کے ساتھ UK کے انٹرنیشنل کوچز کی موجودگی میں پریس کانفرنس کی گئی۔ اس کانفرنس میں جماعت کا تعارف کروایا گیا اور جماعت کی طرف سے کئے جانے والے خدمت خلق کے کاموں کا ذکر کرتے ہوئے اس کیمپ کے بارہ میں معلومات دی گئیں۔ شام 6 بجے یہ معززین قادیان پہنچے۔

اس کیمپ میں ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے دہلی، لکھنؤ، ہریانہ، گجرات، ہماچل، پنجاب اور قادیان کے 10 خدام سمیت کل 46 کوچز نے شمولیت کی۔ روزانہ ٹریننگ کے اوقات صبح 9 تا 11 بجے پھر دوپہر 1 تا 3 بجے کل 4 گھنٹے مقرر کئے گئے تھے۔ 11 تا 1 دو گھنٹے درمیان میں لنچ کے لئے مقرر تھا۔

جملہ مہمانان کرام کے قیام وطعام کا انتظام سرائے وسیم احمدیہ گیسٹ ہاؤس برائے VIPs میں کیا گیا تھا۔ گراؤنڈ کی تیاری میں قادیان کے خدام نے دن رات انتھک محنت کی۔ کئی دن رات ایک بجے تک ٹنکر کے ذریعہ سارے گراؤنڈ میں پانی کا چھڑکاؤ کیا گیا اور گراؤنڈ کو تیار کیا گیا۔ گراؤنڈ کے چاروں اطراف رنگ برنگی جھنڈیاں نصب کی گئیں اور گاہے بگاہے بینرز لگائے گئے۔ کیمپ کے پانچوں روز موسم خوش گوار رہا۔ اسٹیج کو بھی بہت خوبصورت تیار کیا گیا۔

کیمپ کی افتتاحی تقریب: کیمپ کی افتتاحی تقریب مورخہ 28/اکتوبر 2009ء صبح 11 بجے زیر صدارت محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان احمدیہ گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی کے طور پر مکرم ومحترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان، مکرم S S P صاحب بٹالہ، مکرم SDM صاحب بٹالہ، مکرم EX گورنر صاحب شملہ اور جملہ ناظران کرام ومعززین شہر شریک ہوئے۔ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ نے نقاب کشائی کے ذریعہ کیمپ کا افتتاح فرمایا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم عطاء الٰہی احسن صاحب غوری نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف بزبان انگریزی پیش کیا بعدہ محترم چیرمین صاحب ای لیٹ فٹ بال اکیڈمی نے کیمپ کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے جماعت کی طرف سے ہونے والے خدمت خلق کے کاموں کا ذکر کرتے ہوئے آنے والے مہمانان کرام کا خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد محترم SDM صاحب اور محترم SSP صاحب نے کیمپ کے اہتمام پر مجلس کا شکریہ ادا کیا اور جماعتی خدمات کو سراہا۔ محترم صدر اجلاس نے اپنے خطاب کے بعد مہمانان خصوصی کو Momentos پیش کیا۔ صدارتی دعا سے افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

درمیانی وقفہ کے بعد ایک بجے دوپہر ٹریننگ شروع ہوگئی۔ روٹین کے مطابق روزانہ پانچ دن تک ٹریننگ چلتی رہی۔ قادیان کے گردونواح سے انڈر 14 کھلاڑیوں کی 5 ٹیمیں آئیں۔ ان کے مابین میچز کھلائے گئے۔ اسی طرح روزانہ 3 بجے تا 5 بجے دو گھنٹے Show میچز بھی ہوتے رہے۔ اس ٹریننگ سے کوچز حضرات کو بہت فائدہ پہنچا۔ ہندوستان بھر سے آئے کوچز صاحبان نے اس کیمپ کو بہت پسند کیا اور جماعتی خدمات کو سراہا اور جماعت کے رفاہی کاموں اور نظام وتعلیم سے بہت متأثر ہوئے اور نہ مٹنے والی یادیں اپنے دلوں میں لے کر اپنے علاقوں کو واپس لوٹے۔

کیمپ کی اختتامی تقریب: مورخہ یکم نومبر سہ پہر 4 بجے احمدیہ گراؤنڈ میں اس کیمپ کی اختتامی تقریب کی محترم محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوئی اس تقریب میں جناب سردار سیوا سنگھ سیکھواں صاحب منسٹر گورنمنٹ آف پنجاب بطور مہمان خصوصی تشریف لائے۔ اسی طرح شہر کے رؤسا اور بلدیہ کے ممبران، اسکول کالجوں کے پرنسپل صاحبان، سیاسی وسرکاری افسران کے علاوہ ناظران، نائب ناظران، افسران صیغہ جات وعہدیداران، جملہ خدام واطفال نے شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد انگلینڈ سے آئے انٹرنیشنل کوچز صاحبان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد جناب چرن جیت سنگھ گل صاحب نے اپنے تأثرات پیش کئے۔ اس کے بعد محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نے جناب سیوا سنگھ سیکھواں صاحب منسٹر آف پنجاب کے استقبال میں چند الفاظ بیان کئے۔ بعد ازاں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے شکریہ احباب ادا کیا۔ اس کے بعد جناب سیوا سنگھ سیکھواں صاحب نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی تعریف کی اور جماعتی خدمات کو سراہا اور اس کیمپ کے انعقاد پر مبارک باد پیش کی اور اپنے اختیاری فنڈ سے ایک لاکھ روپئے کا تحفہ دینے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد محترم صدر اجلاس نے سیکھواں صاحب اور آنے والے دیگر معززین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جناب سیوا سنگھ سیکھواں صاحب کو یادگار کے طور پر خلافت جوبلی کے دستخطوں والی بابرکت پلیٹ پیش کی اور ان کی عزت افزائی فرمائی۔ اسی طرح ای لیٹ فٹ بال اکیڈمی کے چیرمین جناب چرن جیت سنگھ گل صاحب کو بھی یہ بابرکت پلیٹ اور جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔ نیز انگلینڈ سے آئے انٹرنیشنل کوچز کی خدمت میں ٹرافیاں اور جماعتی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد ٹریننگ حاصل کرنے والے جملہ کوچز کے مابین سندات، ٹرافیاں اور جماعتی لٹریچر بطور تحائف دئے گئے۔ دعا کے بعد تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

انگلینڈ سے آئے ہوئے انٹرنیشنل کوچ صاحبان کو جماعت کا تعارف کروایا گیا اور قادیان کے مقامات مقدسہ اور جماعتی عمارات کی زیارت کروائی گئی۔ جماعتی نظام کو دیکھ کر یہ معززین بہت متأثر ہوئے اور لندن میں بھی احمدیوں سے رابطہ رکھنے اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ مورخہ 3/نومبر صبح 5:30 بجے ان مہمانان کی واپسی ہوئی۔

اس کیمپ کی افتتاحی واختتامی تقریب میں جناب SSP صاحب بٹالہ، جناب SDM صاحب بٹالہ، جناب سیوا سنگھ سیکھواں صاحب منسٹر گورنمنٹ آف پنجاب اور دیگر معززین کو مدعو کرنے اور ان کے انتظامات میں محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ اور ان کے کارکن مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی نے بھرپور تعاون دیا منتظمین اور رضا کار خدام واطفال نے بڑے جذبہ، محنت، خلوص اور ذمہ داری کے ساتھ اپنی ڈیوٹیاں ادا کیں۔

روزانہ کوئی نہ کوئی پریس ومیڈیا کے نمائندے آتے رہے۔ اس سلسلہ میں مکرم مقبول احمد صاحب گھنو کے مکرم لقمان احمد صاحب دہلوی، مکرم عبد السلام صاحب طاری، مکرم ڈاکٹر طارق خان صاحب، مکرم کرشن احمد صاحب نے بھرپور تعاون دیا۔ **فجزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔** درج ذیل اخبارات و نیوز چینل کے نمائندوں نے اس کیمپ کی Coverage کی اور خبریں شائع کیں: Zee TV، DD پنجابی، چڑدی کلا، ٹائمز آف انڈیا، اجیت، ہند سماچار، دینک بھاسکر، دینک جاگرن، ٹربیون۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے دوررس ونیک نتائج ظاہر فرمائے اور مزید مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے اور سیدنا حضور انور کی اعلیٰ توقعات کے مطابق مجلس کے ہر شعبہ میں خدام و اطفال کو فعال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (حافظ مخدوم شریف۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ہفت روزہ بدر

اب جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org/badr پر بھی دستیاب ہے۔ قارئین استفادہ کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

زائرین قادیان دارالامان کی خدمت میں گزارش

جو احباب مختلف جماعتوں سے زیارت قادیان کیلئے تشریف لاتے ہیں ان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ روانگی قادیان سے قبل اپنی جماعت کے امیر/صدر/مبلغ انچارج سے تعارفی چٹھی ضرور حاصل کرلیں اور قادیان پہنچنے پر لنگر خانہ (دارالضیافت) کی انتظامیہ کو دکھادیں۔ اس کی پابندی پر ہی زائرین کیلئے جماعتی انتظام کے تحت قیام کی سہولت ہوگی۔ اُمید ہے کہ اُمراء کرام/صدر صاحبان احباب جماعت کو اس اہم ہدایت سے آگاہ کریں گے۔ اور اس کی پابندی کروانے کی کوشش کریں گے۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر 18561: میں ناصر احمد خان ولد مکرم محمد ادریس خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار پیدائشی احمدی عمر 33 سال ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مصلح الدین سعدی العبد: ناصر احمد خان گواہ: وحید الدین شمس

وصیت نمبر 18562: میں سید محمد ظفر عالم ولد مکرم سید بشیر عالم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی عمر 33 سال ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/46000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مصلح الدین سعدی العبد: سید محمد ظفر عالم گواہ: وحید الدین شمس

وصیت نمبر 18563: میں ڈاکٹر شیخ مطیع الرحمٰن ولد مکرم شیخ آرٹین الدین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ میڈیکل پریکٹس تاریخ بیعت 1969ء سال ساکن کلکتہ ڈاکخانہ بٹرتلہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: مکان تین کٹھہ قیمت 7 لاکھ۔ دو اسٹال منگلہ رٹ -/400000 ایک اسٹال جبار ہاٹ -/600000 ایک پلاٹ تین گنٹھہ۔ ایک مکان پلاٹ تین کٹھہ بمقام ہاوڑہ قیمت -/20,000,000 روپے کل -/9200000 روپے۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از میڈیکل پریکٹس ماہوار -/30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مصلح الدین سعدی العبد: ڈاکٹر شیخ مطیع الرحمٰن گواہ: وحید الدین شمس

وصیت نمبر 18564: میں محمد علاؤالدین ولد مکرم محمد عباس صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار تاریخ بیعت 1991ء عمر 35 سال ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مصلح الدین سعدی العبد: محمد علاؤالدین گواہ: وحید الدین شمس

وصیت نمبر 18565: میں فریحہ سعدی بنت محمد مصلح الدین سعدی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم پیدائشی احمدی عمر 15 سال ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 7.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ طلائی زیورات۔ چین لاکٹ بالی۔ ٹاپس، انگوٹھی۔ وزن 20.565 گرام۔ قیمت -/14705 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مصلح الدین سعدی الامۃ: فریحہ سعدی گواہ: سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر 18566: میں نور جہاں بیگم زوجہ مکرم سید مظفر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر تاریخ بیعت 1980ء عمر 50 سال ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 8.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زیورات 104.845 گرام قیمت -/105000 روپے۔ زمین دو کٹھہ قیمت -/75000 حق مہر 6666 روپے۔ کل -/186666 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/24000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مصلح الدین سعدی الامۃ نور جہاں بیگم گواہ: وحید الدین شمس

وصیت نمبر 18567: میں رضیہ مظفر بنت مکرم سید مظفر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم پیدائشی احمدی عمر 23 سال ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 8.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ طلائی زیورت: سونے کی انگوٹھی کان کی بالی۔ چوڑی چین۔ کل وزن 37.32 قیمت -/37000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مصلح الدین سعدی الامۃ: رضیہ مظفر گواہ: وحید الدین شمس

وصیت نمبر 18568: میں اشرف علی خان ولد مکرم محمد اسماعیل خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی عمر 41 سال ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 5.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3003 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: محمد اشرف علی خان گواہ: مفیض الرحمٰن مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18569: میں محمد وسیم ساہی ولد مکرم مولوی محمد سلیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر پیدائشی احمدی عمر 58 سال ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 12.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مصلح الدین سعدی العبد: محمد وسیم ساہی گواہ: وحید الدین شمس

وصیت نمبر 18570: میں نیلم سہگل زوجہ ندیم سہگل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 36 سال ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 12.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ طلائی زیورات: ان 9 تولے قیمت -/90000 روپے۔ حق مہر -/10,000 روپے کل ایک لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مصلح الدین سعید الامۃ: نیلم سہگل گواہ: وحید الدین شمس

وصیت نمبر 18571: میں عرفان احمد سہگل ولد مکرم محمد نعیم سہگل مرحوم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی عمر 32 سال ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 9.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9940 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مصلح الدین سعدی العبد: عرفان احمد سہگل گواہ: وحید الدین شمس

وصیت نمبر 18572: میں فرید عالم ولد مکرم محبوب عالم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی عمر 22 سال ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محبوب عالم العبد: فرید عالم گواہ: وحید الدین شمس

وصیت نمبر 18573: میں طارق محمود ولد مکرم محمود عالم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی عمر 30 سال ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مصلح الدین سعدی العبد: طارق محمود گواہ: وحید الدین شمس

وصیت نمبر 18574: میں محمد ظہیر احمد خان ولد مکرم زین العابدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی عمر 24 سال ساکن کلکتہ ڈاکخانہ رس پور ضلع ہاوڑہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 5.2.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3149 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: محمد ظہیر احمد خان گواہ: مفیض الرحمٰن مبلغ سلسلہ

تعلیم اور تعظیم

چندروز پیشتر وزیراعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ نے اُسی یونیورسٹی کے طلبہ سے خطاب کیا جہاں سے انہوں نے تعلیم حاصل کی تھی پنجاب یونیورسٹی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس موقع پر وہ خاصے جذباتی ہوگئے تھے لیکن وہ اپنی بات کہنے سے نہیں چوکے۔ انہوں نے صاف لفظوں میں اعلیٰ تعلیم کے تئیں اپنی بے اطمینانی کا اظہار کیا اور کہا کہ ہمارے ملک میں اعلیٰ تعلیم کا جو معیار ہے وہ کسی بھی زاویئے سے بین الاقوامی معیار سے میل نہیں کھاتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم جو نسل تیار کررہے ہیں اس میں پیشتر ایسے نوجوان ہیں صرف ''پاس آؤٹ'' لہٰذا عالمی کسوٹی پر پورا نہیں اُترتے۔

بات بالکل کھری ہے اور اس میں کسی کو کوئی شبہ بھی نہیں ہوسکتا۔ آج بھی وہ لوگ موجود ہیں جنہوں نے تدریسی خدمات کو مقدس فریضہ سمجھا اور زندگی بھر اس فرض کی ادائیگی میں دل و جان سے مصروف رہے یہ جانے بغیر کہ اس کے عوض انہیں کیا حاصل ہوتا ہے۔ انہوں نے نہ تو تنخواہوں کی پرواہ کی نہ ہی کسی اور مادی فائدے کی۔ ان پر ایک دُھن سوار رہا کرتی تھی کہ طلبہ کی زندگیاں سنواریں۔ اس جذبے نے انہیں مواقع فراہم کئے اور پھر دُنیا نے دیکھا کہ ان معمارانِ قوم نے ایسے ایسے ہیرے تراشے کہ جن کی چمک سے نگاہیں خیرہ ہوگئیں۔ ان اساتذہ کے کمٹمنٹ کی سطح اتنی بلند تھی کہ وہاں تک کسی اور شعبے یا پیشے کے لوگ بآسانی پہنچ نہیں پاتے تھے۔ استاد کی تعظیم اسکول کی دیواروں پر کندہ کئے جانے والے زریں اقوال سے نہیں پیدا ہوتی۔ وہ طالب علم کو اپنا حقیقی اثاثہ تصور کرنے سے ہوتی ہے۔ آج تعلیم کا معیار اس لئے گر گیا ہے کہ طالب علم اثاثہ نہیں رہ گیا ہے۔ مالی منفعت اور اُس کے امکانات مزید اثاثہ بن گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ طلبہ کے دلوں میں اساتذہ کی تعظیم پیدا نہیں ہورہی ہے۔ چونکہ طلبہ بھاری بھرکم فیس ادا کررہے ہیں اس لئے وہ جہاں تعلیم کو ''پروڈکٹ'' سمجھتے ہیں وہیں استاد کو سروس پرووائیڈر خیال کرتے ہیں۔ بالفاظِ دیگر وہ تعلیم حاصل نہیں کررہے ہیں بلکہ تعلیم خرید رہے ہیں کل تک جو تدریس خدمت کے زمرے میں شامل تھی اب تجارت کے زمرے میں شامل ہوگئی ہے اسی لئے خدمت کے معاوضہ کے طور پر حاصل ہونے والا عزت واحترام کا جذبہ بھی بھاپ کی طرح فضا میں تحلیل ہوچکا ہے۔ رہ گیا ہے لین دین۔ اور یہی وہ سب سے بڑا نقص ہے جس کی وجہ سے تعلیم کا معیار باقی نہیں رہ گیا ہے۔

وزیراعظم نے جو بات کہی وہ اعلیٰ تعلیم کے سلسلہ میں کہی ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ کیا ابتدائی اور ثانوی اور کیا اعلیٰ تعلیم ہر سطح پر کالی بھیڑوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کل تک برے اور کام چور اساتذہ کو اُنگلیوں پر گنا جاسکتا تھا، آج فرض شناس اور محنتی اساتذہ کو انگلیوں پر گنا جاسکتا ہے بالکل اُسی طرح جیسے کل تک بے ایمانی خبر کا درجہ رکھتی تھی، اب ایمانداری خبر کا درجہ حاصل کرچکی ہے کسی دفتر کا رشوت خور ملازم اب الگ سے پہچانا نہیں جاتا بلکہ اگر اتفاق سے کوئی ایماندار ملازم ہوتو اس کی شناخت علیحدہ سے ہوتی ہے۔

وزیراعظم نے اپنے خطاب میں یہ بھی کہا کہ ہمارے ملک میں ثانوی اسکولوں سے اعلیٰ تعلیمی اداروں تک پہنچنے والے طلبہ کی تعداد محض ۱۲ فیصد ہے جبکہ ترقی یافتہ ملکوں میں یہ تعداد ۷۰ فیصد تک پہنچتی ہے۔ اس ضمن میں بہتر تو یہ ہوگا کہ وزیراعظم یہ معلوم کروائیں کہ اس کی وجوہات کیا کیا ہیں لیکن جہاں تک ہماری رائے کا تعلق ہے اس کی اہم وجہ اعلیٰ تعلیم کا مہنگا ہی نہیں اس حد تک مہنگا ہوجانا ہے کہ کم آمدنی والے لوگ فیس کی رقم سنیں تو ان کے ہوش گم ہوجائیں۔ سوال یہ ہے کہ تعلیم کے اتنا مہنگا کردیئے جانے کی اجازت کس نے دی؟ کون ہیں وہ لوگ جو طلبہ کو اوّل تو تعلیم فروخت کررہے ہیں اور دوئم یہ کہ وہ بھی مہنگے داموں؟ کیا ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی نہیں ہوسکتی؟ ہوسکتی ہے تو پھر کیوں نہیں ہوتی؟

محترم وزیراعظم صرف اعلیٰ تعلیمی اداروں میں نہیں بلکہ ہر سطح پر تعلیم کا معیار اس لئے گھٹ گیا ہے کہ تعلیم سے مالی مفادات وابستہ ہوگئے ہیں۔ استاد مالی منفعت کیلئے پڑھا رہا ہے اور طالب علم مالی منفعت کیلئے پڑھ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب معیار کے گھٹنے بڑھنے کی بات صرف تقریروں میں اچھی لگتی ہے۔

(بحوالہ اخبار انقلاب ممبئی۔ مورخہ ۷ نومبر ۲۰۰۹ء)

ملکی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت 10-2009ء

1	نائب صدر	مکرم حبیب احمد صاحب طارق
2	نائب صدر	مکرم عطاء الٰہی احسن صاحب غوری
3	معتمد	مکرم پرویز احمد صاحب ملک
4	مہتمم مال	مکرم مامون الرشید صاحب تبریز
5	مہتمم اطفال	مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری
6	مہتمم تجنید	مکرم ہدایت اللہ صاحب منڈاشی
7	مہتمم اشاعت	مکرم عطاء المجیب صاحب لون
8	مہتمم عمومی	مکرم طیب احمد صاحب خادم
9	مہتمم تبلیغ	مکرم رفیق احمد صاحب بیگ
10	مہتمم تعلیم	مکرم قمرالحق خان صاحب
11	مہتمم خدمت خلق	مکرم عبدالمحسن صاحب مالاباری
12	مہتمم تحریک جدید	مکرم سید عزیز احمد صاحب
13	مہتمم وقار عمل	مکرم ناصر محمود صاحب
14	مہتمم صنعت وتجارت	مکرم سید اعجاز احمد صاحب
15	مہتمم تربیت	مکرم حافظ شریف الحسن صاحب
16	مہتمم تربیت نومبایعین	مکرم حافظ اسلم احمد صاحب
17	مہتمم صحت جسمانی	مکرم مصباح الدین صاحب نیّر
18	مہتمم مقامی	مکرم اظہر احمد صاحب خادم
19	مہتمم امور طلباء	مکرم تسنیم احمد صاحب بٹ
20	محاسب	مکرم عطاء اللہ صاحب نصرت
21	معاون صدر	مکرم لقمان قادر صاحب بھٹی
22	معاون صدر	مکرم لقمان احمد صاحب اقبال
23	ایڈیشنل مہتمم عمومی	مکرم کے طارق احمد صاحب
24	ایڈیشنل مہتمم اطفال	مکرم شمیم احمد صاحب غوری
25	ایڈیشنل مہتمم مقامی	مکرم ضیاء الدین صاحب نیّر
26	ایڈیشنل مہتمم صحت جسمانی	مکرم ناصر وحید صاحب
27	ایڈیشنل مہتمم وقار عمل	مکرم ہاشم احمد صاحب
28	ایڈیشنل مہتمم تعلیم	مکرم نوید احمد صاحب فضل
29	ایڈیشنل مہتمم مال	مکرم حافظ محمد اکبر صاحب

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ، بھارت)

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
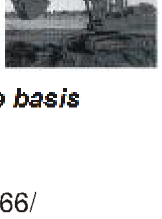
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز — چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کاشف جیولرز — گولبازار ربوہ — 047-6215747

اخبار بدر کو قلمی و مالی تعاون دیکر عنداللہ ماجور ہوں
اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں (مینیجر بدر)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 58 Thursday 12th November 2009 Issue No. 46

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

ہم بھی خیر اُمت کے حقدار اسی وقت تک رہیں گے جب تک انسانوں کی بھلائی کے کام کرتے رہیں گے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کام جاری رکھیں گے

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کی بدولت احمدیت دنیا کے ۱۹۳ ممالک میں قائم ہو چکی ہے

تحریک جدید کے نئے ۷۶ ویں سال کا بابرکت اعلان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۶ رنومبر ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت قرآنی
كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَوْاٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (سورۃ:ال عمران ۱۱۱)

ترجمہ: تم بہترین اُمت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کیلئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان سے فاسق لوگ ہیں۔

کی تلاوت کی اور ترجمہ سنایا۔ پھر فرمایا اس میں مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے وہ مقاصد بیان فرمائے گئے ہیں جن کی خاطر اسلام دنیا میں آیا۔ فرمایا مسلمان ہونا ایک بہت بڑی بات ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن اصل یہ ہے کہ ایک مسلمان ان مقاصد کو پورا کرنے والا ہو جن کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دنیا میں بھیجا اور قرآن مجید جیسی آخری اور مکمل شریعت کو دنیا میں نازل فرمایا اور جس کے متعلق فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون کہ ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ پس یہ وہ شریعت ہے جو قرآن کریم کی صورت میں آج تک اپنی اصل حالت میں موجود ہے اور آج تک ہم قرآن مجید کے اس دعویٰ کو بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں اور یہ فخر آج مذاہب کی دنیا میں صرف اور صرف اسلام کو حاصل ہے اور تا قیامت حاصل رہے گا لیکن ایک حقیقی مسلمان کو ہمیشہ یہ سوچنا چاہئے کہ کیا صرف اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کا اور اس کے مسلمان ہونے کا فخر ہی اس کے لئے کافی ہے اور کیا اسی وجہ سے وہ مسلمان خیر اُمت کہلاتے ہیں...... حقیقت یہ ہے کہ جب تک ایک مسلمان اس بات کو نہیں سوچتا کہ اس نے خیر امت ہونے میں اپنی طرف سے کیا حصہ ڈالا ہے اس وقت تک مسلمان خیر امت نہیں کہلا سکتے اور جب تک ایک مومن مسلمان ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ نہیں بجا لاتا اور ان ذمہ داریوں کو ادا نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ نے اس پر ڈالی ہیں وہ خیر امت کا حقدار قرار نہیں پا سکتا کیونکہ ذمہ داریوں کی ادائیگی کی وجہ سے ہی تم خیر اُمت ہو۔ ایک تو یہ کہ تمہارے متعلق اخرجت للناس آیا ہے کہ تم لوگوں کی بھلائی کیلئے پیدا کئے گئے ہو کسی خاص قوم یا طبقے کی بھلائی کیلئے نہیں بلکہ تمام انسانوں کی بھلائی کیلئے اور تمہاری دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ تم نیکیوں کا حکم دینے والے ہو اور پھر تیسری ذمہ داری یہ ہے کہ تم برائیوں سے روکنے والے ہو۔

فرمایا: تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اسلام کی پہلی چند صدیوں میں مسلمانوں نے خیر اُمت ہونے کا حق نبھایا۔ انصاف اور علم کی روشنی سے دنیا کو منور کیا نیکیوں کو پھیلانے کی کوشش کی برائیوں اور ظلموں کو ختم کیا لیکن پھر ہوس پرستوں نے اپنے ذاتی مفادات کی خاطر اسلام کو استعمال کیا اور قرآن مجید کی تعلیم پر عمل چھوڑ دیا، نیکیوں کو خیر باد کہہ دیا اور برائیوں پر عمل کر کے خود کو خیر امت کہلانے سے محروم ہو گئے لیکن اب پھر خدا تعالیٰ نے اس آخری شریعت کے حامل کامل آنحضرت صلعم کے عاشق صادق کو دنیا میں بھیج کر ہمیں خیر اُمت ہونے کا شرف عطا کیا ہے اور ہم بھی خیر اُمت کے حقدار اسی وقت تک رہیں گے جب تک انسانوں کی بھلائی کے کام کرتے رہیں گے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کام جاری رکھیں گے۔ بے شک دوسرے مسلمانوں میں بھی انفرادی طور پر بعض لوگ ہوں گے جو انسانوں کی بھلائی کے کام کرتے ہوں گے لیکن بحیثیت اُمت بحیثیت قوم اللہ تعالیٰ نے اب صرف جماعت احمدیہ کو یہ شرف بخشا ہے کہ وہ ایک ہاتھ پر اٹھتی اور ایک ہاتھ پر بیٹھتی ہے اور خلیفہ وقت کی ڈھال کے پیچھے لوگوں کی بھلائی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام کر رہی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علی دین واحد پس ہمارا فرض ہے کہ آج ہم تمام مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع کریں اسی میں تمام امت کی بقا ہے۔ پس آج احمدی اس ہاتھ پر جمع ہونے کی وجہ سے خیر اُمت کہلاتے ہیں اور یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ نیک باتوں کا حکم دیں اور بری باتوں سے روکیں اور اس غرض کیلئے بہر حال ہمیں قربانیاں دینی ہوں گی نمازیں قائم کرنی ہوں گی اور مالی قربانیوں کے معیار کو بڑھانا ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ۔ (سورۃ الحج:۴۲)

ترجمہ: جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور ہر بات کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

فرماتا ہے جنہیں ہم زمین میں تمکنت دیتے ہیں ان کی ایک شان ہو جاتی ہے کہ وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔

فرمایا اس آیت کو اگر آیت استخلاف سے ملا کر دیکھیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ باتیں انہیں لوگوں کو حاصل ہوتی ہیں جو ایمان اور اعمال صالحہ کے تقاضے پورے کرنے والے ہیں اور انہیں لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور انہیں کیلئے تمکنت کا بھی وعدہ فرمایا ہے پس ایک احمدی جس نے خاتم الخلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اور پھر نظام خلافت میں شامل ہے تو یہی چیز اِسے خیر اُمت بناتی ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ نمازوں کے قیام کی طرف متوجہ ہوں، مالی قربانی کے معیار کو بڑھائیں تزکیہ نفس کریں، نیکیوں کو پھیلائیں، برائیوں سے روکیں لیکن ہر ایک مکمل طور پر یہ کام نہیں کر سکتا اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بعض لوگوں کو خاص طور پر ایسے کاموں پر لگانا چاہئے اور جو لوگ دنیوی مصروفیات کی وجہ سے وقت نہیں دے سکتے وہ مالی قربانی کر کے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے والے بن جاتے ہیں ایسی مالی قربانی میں تحریک جدید بھی ایک مستقل قربانی ہے جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے دنیا میں تبلیغ اسلام کیلئے شروع فرمایا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کی بدولت احمدیت دنیا کے ۱۹۳ ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ آج سے چند سال پہلے صرف ربوہ میں جامعہ احمدیہ تھا اور اب دنیا کے کئی ممالک میں جامعہ احمدیہ کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں ان جامعات کو چلانے کیلئے اور تبلیغ اسلام کیلئے مالی قربانی کی ضرورت ہے جو کہ تحریک جدید کے چندے کی وجہ سے سرانجام پا رہا ہے اور ایک عام احمدی بھی معمولی قربانی کر کے دنیا کے دور دراز ممالک میں اپنی قربانی کے بیج پھیلا رہا ہے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اب میں تحریک جدید کے ۷۶ ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ تحریک جدید اللہ کے فضل سے ۷۵ سال پورے کر چکی ہے۔ اور اب تک اس کے ۵ دفتر قائم ہو چکے ہیں۔ اس سال دنیا کی جماعتوں نے ۴۹ لاکھ ۵۳ ہزار ۸۰۰ پاؤنڈ کا چندہ تحریک جدید میں جمع کیا جو گزشتہ سال کی نسبت ۸ لاکھ ۵۰ ہزار روپے زیادہ ہے حالانکہ جو سال گذرا ہے وہ معاشی لحاظ سے بدترین سال تھا جس کا نتیجہ چندوں میں کمی کے نتیجہ میں بھی نکل سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر اور احسان ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسی عظیم الشان جماعت عطا فرمائی ہے جس کا قدم کسی بھی مشکل کے وقت پیچھے نہیں رہتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گزشتہ سال تحریک جدید کے چندے کے لحاظ سے درج ذیل ممالک سرفہرست رہے۔ پاکستان پہلے نمبر پر امریکہ دوسرے، جرمنی تیسرے، برطانیہ چوتھے، کینیڈا پانچویں، انڈونیشیا چھٹے، اور ہندوستان ساتویں، آسٹریلیا آٹھویں، بیلجیم نویں، اور سوئٹزرلینڈ دسویں نمبر پر رہا۔ جبکہ ماریشس، نائجیریا، فرانس اور ناروے کی وصولی بھی قابل قدر ہے۔

فرمایا: دنیا بھر میں تحریک جدید کے شاملین کی تعداد ۵ لاکھ ۹۳ ہزار ہے جو کہ گزشتہ سال کی نسبت ۹۰ ہزار زائد ہے۔ تحریک جدید کے شاملین میں اضافہ کے لحاظ سے اور بجٹ میں اضافہ کے لحاظ سے ہندوستان پہلے نمبر پر ہے۔ مقامی کرنسی کے لحاظ سے فیصد کے اعتبار سے انڈیا میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ جو 42.19 فیصد ہے۔ دوسرے نمبر پر جرمنی 32.8 فیصد آسٹریلیا 18 فیصد اضافے کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور ہماری نسلوں کو قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆

کمپیوزنگ اینڈ ڈیزائنگ: کرشن احمد، قادیان